Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدرٍ وَّاَنتُم اَذِلَّۃٌ

جلد
60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
15

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

9 جمادی اوّل 1432 ہجری قمری - 14 شہادت 1390 ہش - 14 / اپریل 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خصوصی پیغام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع 22 ویں مجلس مشاورت قادیان منعقدہ 19-20 مارچ 2011

ہمارے دینِ اسلام میں مشورہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہمیشہ اہم دینی وقومی امور کے بارہ میں اپنے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا

آپ سب بھی جو مجلس شوریٰ کے ممبران ہیں اسی اہم مقصد کیلئے اس وقت احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں جمع ہیں

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

لندن

05/03/11

پیارے ممبران مجلس شوریٰ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ امسال بھی قادیان میں بھارت کی جماعتوں کی مجلس مشاورت منعقد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور متقیانہ شان کے ساتھ شوریٰ کو اس کی روایات کے ساتھ دُعاؤں کے ماحول میں منعقد کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ہمارے دینِ اسلام میں مشورہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہمیشہ اہم دینی وقومی امور کے بارہ میں اپنے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا۔ ہماری مجالسِ مشاورت بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوۂ مبارکہ کی مرہونِ منت ہیں اور قرآن شریف کی تعلیم بھی یہی ہے جیسا کہ فرمایا: وشاورھم فی الامر (سورۃ آل عمران: ۱۶۰) یعنی (ہر) اہم معاملہ میں ان (مومنین) سے مشورہ کر۔

پس جماعت احمدیہ میں مجلس مشاورت کا انعقاد قرآن وسنت کی تعلیمات کے عین مطابق اور اسی کا ایک عملی نمونہ ہے جس کی روح یہ ہے کہ مجلس شوریٰ مختلف تجاویز پر اپنی آراء اور سفارشات خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کرتی ہے اور پھر خاموشی اور ادب کے ساتھ خلیفۂ وقت کی طرف سے آخری فیصلہ کا انتظار کرتی ہے۔ آپ سب بھی جو مجلس شوریٰ کے ممبران ہیں اسی اہم مقصد کیلئے اس وقت احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں جمع ہیں۔ اس لئے دعائیں کرتے ہوئے اور تقویٰ کی روح کے ساتھ ہمہ وقت اس میں شامل رہیں۔ اور جب اور جہاں موقعہ دیا جائے وہاں اپنی رائے ضرور پیش کریں اور پوری کاروائی میں اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داری بہترین رنگ میں نبھانے کی توفیق دے اور آپ کو خلیفۂ وقت کا حقیقی رنگ میں سلطان نصیر بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 2011

26-27-28 دسمبر بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی ازراہ شفقت منظور مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار، منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

علماءدیوبندکی موجودہ حالت

(قسط:2(آخری)تسلسل کیلئے دیکھیں بدر17 فروری 2011)

گزشتہ گفتگو میں ہم اس بات کا ذکر کرآئے ہیں کہ کس طرح دارالعلوم دیوبند جیسے ''الہامی'' ادارے میں مکرم مولوی غلام محمد وستانوی صاحب کے 10 جنوری 2011 کو بطور نئے مہتمم چُنے جانے کے بعد حالات کشیدہ ہوئے۔خودعلماءدیوبند نے شوریٰ کے انتخاب پر از سرِنوغور کرنے کی درخواست کی اور اس کے بعد ایک منظّم طریق پر طلباء کے گروہ نے نئے مہتمم کے خلاف محاذ آرائی شروع کی،جس کے نتیجہ میں دارالعلوم میں تدریس کا بائیکاٹ کیا گیا۔بجلی کاٹ دی گئی اور حالات کو قابو میں کرنے کیلئے انتظامیہ کو ۹ طلباء کو معزول کرنا پڑا۔مگر اس پر بھی حالات قابو میں نہ آئے اور خدشہ تھا کہ پولیس اور پیراملٹری فوج کی مدد لیکر حالات کو قابو میں کیا جائے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی تاریخ میں مظاہرے، ہڑتالیں وغیرہ کوئی نئی بات نہیں ہیں بلکہ اس سے قبل بھی حالات اتنے کشیدہ ہوتے رہے ہیں۔اس بات پر دارالعلوم دیوبند کی تاریخ خود گواہ ہے۔دارالعلوم دیوبند کی بنیاد 23 مئی 1866ء کو رکھی گئی تھی۔اپنی بنیاد کے بعد سے ہی دارالعلوم میں ہڑتالیں، مظاہرے اور اسے بند کئے جانے کے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ تاریخ دارالعلوم دیوبند جلد نمبر ۱ میں لکھا ہے کہ ''۸۶۔۱۳۸۶ھ ایک افسوس ناک واقعہ: اس سال دارالعلوم میں مجلس مشاورت کے ایک جلسے کے موقع پر ایک بہت ہی افسوسناک واقعہ پیش آیا،مجلس مشاورت کا یہ جلسہ شہر میں منعقد ہوا تھا، جلسے میں دارالعلوم کے طلباء بھی پہنچ گئے دورانِ جلسہ طلباء اور اہل جلسہ کے مابین کشیدگی رونما ہوگئی جس نے بہت جلد ہنگامہ مار پیٹ اور پتھراؤ کی صورت اختیار کرلی اور یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ جلسہ منتشر ہوگیا، جلسہ گاہ درہم برہم ہوگئی،طلباء نے جلسے سے واپس آکر دارالعلوم میں اُن لوگوں کے خلاف زبردست ہنگامہ کھڑا کردیا جن کا جلسے سے تعلق تھا یہ صورتِ حال اس لئے اور زیادہ سنگین بن گئی کہ مجلس مشاورت کے قائدین میں سے بعض حضرات دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے،اہتمام نے حضرات اساتذہ کے تعاون سے بڑی مشکلات کے بعد شورش پر قابو حاصل کیا۔''

(بحوالہ تاریخ دارالعلوم دیوبند جلد اوّل صفحہ ۳۹۱۔مرتبہ سید محبوب رضوی ، طابع و ناشر ادارہ اہتمام دارالعلوم دیوبند طبع اوّل 1992ء)

حالیہ کشیدہ حالات کا ایک اور پس منظر بھی ہمارے سامنے آتا ہے اور وہ یہ کہ نئے مہتمم غلام محمد وستانوی صاحب مدنی خاندان سے تعلق نہیں رکھتے ہیں ۔ نئے مہتمم غلام محمد وستانوی صاحب کا تعلق صوبہ گجرات کے چھوٹے سے گاؤں وستان سے ہے۔ جو مولانا غلام محمد وستانوی کی وجہ سے آج چرچا میں ہے۔ ورنہ اس سے قبل ایک گمنام گاؤں کی حیثیت رکھتا تھا۔موجودہ جھگڑے کی ایک وجہ دارالعلوم دیوبند پر قبضہ کو لیکر بھی ہے۔ کیونکہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک طویل عرصہ سے دارالعلوم دیوبند پر قبضہ کیلئے مدنی خاندان کے اندر بھی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔مولانا اسد مدنی کے جانشین کو لیکر اُن کے بھائی مولانا ارشد مدنی اور اُن کے بیٹے مولانا محمود مدنی کے درمیان چل رہی خانہ جنگی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

نئے مہتمم کے انتخاب کے معًا بعد ایک بار پھر دارالعلوم پر قبضہ کی سیاست رنگ لانے لگی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں مشہور کالم نگار یوسف انصاری صاحب لکھتے ہیں:۔

'' جاننے والے بتاتے ہیں کہ مودی کے حق میں مولانا وستانوی کا بیان آتے ہی مولانا ارشد مدنی نے خود اُن کے خلاف کمان سنبھالی۔ مولانا ارشد مدنی مہتمم کے عہدہ کیلئے خود میں امیدوار تھے مگر ۱۷ ممبران والی شوریٰ میں اُنہیں صرف ۴ ووٹ ملے۔مولانا محمود مدنی جمیعت علماء ہند کے صدر قاری عثمان کو مہتمم بنوانا چاہتے تھے لیکن اُنہیں صرف 2 ووٹ ملے،شوریٰ میں سب سے زیادہ 8 ووٹ لیکر مولانا وستانوی مہتمم کے عہدہ کیلئے چنے گئے۔ اُن سے پہلے کے سارے مہتمم مدنی خاندان کے سیاسی مقاصد پورا کرنے میں مدد کرتے رہے۔اس لئے وہ سب اُن کی آنکھوں کے تارے رہے''۔

آپ مزید لکھتے ہیں '' **حیرانی کی بات یہ ہے کہ دیوبند پر قبضے کیلئے آپس میں لڑنے والے چاچا بھتیجا مولانا ارشد مدنی اور مولانا محمود مدنی نے وستانوی کے خلاف آپس میں ہاتھ ملالیا''۔**

(روزنامہ دینک جاگرن مورخہ 30.1.11 کالم نویس یوسف انصاری بعنوان '' دیوبند کی دودھا(دیوبند کا تذبذب) بزبان ہندی صفحہ ٦)

ان حالات کے مدنظر ہم محبوب رضوی صاحب مرتب کنندہ تاریخ دارالعلوم دیوبند سے مؤدبانہ پوچھنے کی جسارت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اب بھی وہ لکھنے کی سوچ رہے ہیں کہ۔

''علماء دارالعلوم دیوبند ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد ''علیکم بِسُنتی'' پر عمل پیرا ہورہے ہیں اور انہوں نے ہمیشہ ما انا علیه واصحابی کی ترجمانی کی ہے۔''

ہر ایک ذی ہوش قاری اس بات کو جانتا ہے کہ سٹرائیک بائیکاٹ توڑ پھوڑ آنحضرت ﷺ کی سنت نہیں ہے۔

قارئین ! دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ نے اس تنازعہ کو ختم کرنے کیلئے ایک درمیانہ راستہ اختیار کیا ہے اور مولانا وستانوی پر لگے اعتراضات والزامات کی تحقیق کیلئے ایک سہ رُکنی کمیٹی کی تشکیل دی ہے اور مولانا ابوالقاسم نعمانی کو قائم مقام مہتمم منتخب کیا ہے لیکن سب سے اہم سوال یہ ہے کہ مولانا وستانوی مہتمم رہیں گے یا نہیں؟ اور اس میں مزید یہ جڑ گیا ہے کہ رپورٹ کب آئے گی؟

قارئین! اب ہم سب سے اہم سوال کی طرف آتے ہیں اور وہ یہ کہ اس مدرسہ کا نتیجہ اس زمانے میں کیا نکل رہا ہے۔اور اس مدرسہ کے فارغ التحصیل میدانِ عمل میں کیا کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں۔ دیوبندی علماء کے دعاوی تو اس قدر بلند بالا ہیں لیکن اُس کے نتائج اگر صفر ہوں تو دعاوی اپنی سچائی کے بارہ میں پر سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

یہ حقیقت آج ہمارے سامنے ہے کہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل نام نہاد علماء کا گروہ اپنے فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے سستی شہرت کے حصول کی کوشش کرتا ہے اور دو وقت کی روزی روٹی کے لئے طرح طرح کے طریقے اختیار کرتا ہے۔اسی طرح نمود ونمائش کی خواہش اُسے ہر صحیح اور غلط کام کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بجائے عالم اسلام کی صحیح رہنمائی کرنے کے یہ علماء مسلمانوں میں فرقہ وارانہ تفریق کو ہوا دیتے ہیں اور فتویٰ وتکفیر کی مشین بنکر ہر دن مسلمانوں کو کافر بنانے کیلئے نئے نئے فتوے تحریر کرتے ہیں۔ یہ ہے ان کی عملی حالت، تبلیغی خدمات اور مجاہدانہ سرگرمیاں......

شاید آپ سوچ رہیں ہوں کہ یہ تمام باتیں ہم نے اپنی جانب سے خود بیان کی ہیں اور ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور حقائق سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں تو آپ سراسر غلط ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ آج کے دیوبندی علماء کی حالت قابل دید ہے اور جو باتیں ہم نے بیان کی ہیں وہی درست ہیں۔ بطور ثبوت ہم یہاں مورخہ 11.1.2011 کے اخبار ہندسماچار جالندھر کے صفحہ ۵ میں شائع ایک بیان پیش کرتے ہیں،جس کی سرخی ہے۔'' دارالعلوم دیوبند مدارس اسلامیہ کی فکر کرے''۔اخبار لکھتا ہے:

مولانا فاران کا دارالعلوم کی مجلس شوریٰ سے اہم مطالبہ

مسروالا (خاص) بلا شبہ دارالعلوم دیوبند نے قول وفعل، علم وعمل تصنیف وتالیف اور میدان سیاست و سیادت میں نابغۂ روزگار شخصیات کو جنم دیا اور ایک وہ دور تھا جب دارالعلوم دیوبند کے مہتمم و مدرسین معلمین ، متعلمین اور طباخ سے لیکر دربان تک تہجد گذار تھے۔...... یہ ماضی کی قربانیوں، مجاہدات، خشیت الٰہی اور بے مثال عرق ریزی کا مرہون اور نتیجہ ہے کہ دنیا اسے ام المدارس ماننے پر مجبور ہے۔

یہ حقیقت واقعہ ہے کہ آج کا دارالعلوم اس کا عملہ اور خوشہ چینوں میں اکثر کا وہ مزاج وانداز، احوال واطوار اور رہن سہن نہیں رہا، امت مسلمہ کیلئے وہ کرب وبے چینی نہیں، تعلیم وتعلیم کی وہ گہرائی، مزاج سازی اور تربیت کی وہ گہرائی اور گیرائی نہیں رہی۔ ان مایوس کن حالات کے باوجود ملت اسلامیہ اکابر ملت اور ام المدرس کا بھرم ہر حال میں نبھائے ہوئے ہے۔ یہ ایک تفصیلی مکتوب کا حصہ ہے جو تنظیم فلاح ومدارس غیر منقسم پنجاب ومغربی یوپی کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا کبیر الدین فاران نے حضرات اراکین شوریٰ دارالعلوم دیوبند بواسطہ حضرت اقدس مہتمم دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔

مولانا فاران نے اپنے مکتوب میں اظہار درد وفکر کیا ہے کہ آج لاکھوں مدارس کے اساتذہ اس سے محروم ہیں اور بلا تربیت اور بغیر مربیانہ مزاج شناسی کے اس میدان میں قدم رکھتے ہیں جو نہ صرف اپنے بلکہ ملک وملت کیلئے ایک بوجھ اور جگ ہنسائی کا سبب بنتے ہیں جس کے نتائج بد سے آپ بخوبی واقف ہیں **آج دنیا کو فارغین مدارس سے خوف ودہشت ہونے لگی ہے بات اس حد تک پہنچ چکی کہ بچہ قصائی کے پاس جانا تو پسند کرتا ہے لیکن ایک مدرسہ اور مکتب کے استاذ سے وہ بے حد خائف اور دہشت زدہ رہتا ہے۔**

(بحوالہ روزنامہ ہندسماچار جالندھر 11.1.2011 صفحہ 5)

قارئین ! مندرجہ بالا اقتباس حقیقت کو کھول کر بیان کر رہا ہے اور سچائی کو اظہر من الشمس ظاہر کر رہا ہے۔ مگر افسوس کہ اس حقیقت کے ہوتے ہوئے دیوبندی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند ایک الہامی ادارہ ہے جہاں تمام تر انتظامات منجانب اللہ ہوتے ہیں۔ کیا اب بھی سعید روحیں حق کو نہیں پہچانیں گی؟

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام گو سب انسانوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ آپؐ انسان کامل ہیں لیکن جہاں تک بشر رسول ہونے کا سوال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خدا تعالیٰ نے وہی سلوک فرمایا جو باقی رسولوں سے فرمایا۔

دشمنوں کی طعن وتشنیع اور بدزبانیوں اور ایذارسانیوں پر آپؐ نے صبر سے کام لیا اور آپؐ کے متعلق بیہودہ گوئی اور استہزاء سے کام لینے والوں سے خود اللہ تعالیٰ نے بدلہ لیا۔

جب ہم دشمنوں کی باتیں سنا کے تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی دعاؤں سے خدائے ذوالانتقام کے آگے جھکیں گے تو ان دشمنانِ اسلام کے بدانجام کو بھی ہم دیکھیں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 28 رجنوری 2010ء بمطابق 28رصلح 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث قدسی ہے کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مَیں تجھے پیدا نہ کرتا تو دنیا پیدا نہ کرتا۔ یہ زمین وآسمان پیدا نہ کرتا۔

(الموضوعات الکبریٰ لِمُلّا علی القاری صفحہ 194 حدیث نمبر 754 مطبوعة قديمی کتب خانه آرام باغ کراچی)

گو مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ اس حدیث کی صحت پر اعتراض کرتا ہے لیکن ہمیں اس زمانہ کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عاشقِ صادق نے اس حدیث کی صحت کا علم دیا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی مقام کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔ آپؐ تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ آپؐ تا قیامت تمام زمانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے یہ مقام بخشا ہے کہ آپ کی اتباع سے انسان اللہ تعالیٰ کی محبت پاتا ہے۔ آپؐ کو وہ مہرِ نبوت عطا ہوئی ہے جو تمام سابقہ انبیاء پر ثبت ہو کر ان انبیاء کے نبی ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ آپؐ کو وہ مقامِ خاتم النبیین ملا ہے جس کے اُمّتی کو بھی نبوت کا درجہ ملا اور آپؐ کا اُمّتی اور عاشق صادق ہونا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح ومہدی کو نبوت کا مقام دلا گیا۔ آپؐ کا قربِ خداوندی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یوں فرمایا ہے کہ دَنٰى فَتَدَلّٰى (النجم:9)۔ یہ اللہ تعالیٰ سے قرب کی انتہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''(یہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اوپر کی طرف ہو کر نوعِ انسان کی طرف جھکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اعلیٰ درجہ کا کمال ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور اس کمال میں آپؐ کے دو درجے بیان فرمائے ہیں۔ ایک صعود (یعنی بلندی کی طرف جانا)۔ دوسرا نزول۔ اللہ تعالیٰ کی طرف تو آپؐ کا صعود ہوا یعنی خدا تعالیٰ کی محبت اور صدق و وفا میں ایسے کھینچے گئے کہ خود اس ذاتِ اقدس کے دُنُوّ کا درجہ آپؐ کو عطا ہوا۔ دُنُوّ، اَقْرَب سے زیادہ اَبْلَغ ہے۔ اس لئے یہاں یہ لفظ اختیار کیا''۔ (یعنی دُنُوّ، قرب کی نسبت زیادہ انتہائی اور وسیع معنی دیتا ہے۔ قرب میں تو صرف قربت کا تصور پیدا ہوتا ہے لیکن دُنُوّ میں اتنا قرب ہے، یعنی کہ ایک ہو جانا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ) جب اللہ تعالیٰ کے فیوضات اور برکات سے آپؐ نے حصہ لیا تو پھر بنی نوع پر رحمت کے لئے نزول فرمایا۔ یہ وہی رحمت تھی جس کا اشارہ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:108) میں فرمایا ہے (کہ ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن بنا کر)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم قاسم کا بھی یہی سرّ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے لیتے ہیں اور پھر مخلوق کو پہنچاتے ہیں۔ پس مخلوق کو پہنچانے کے واسطے آپؐ کا نزول ہوا۔ اس دَنٰى فَتَدَلّٰى میں اسی صعود اور نزول کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عُلوّ مرتبہ کی دلیل ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 356 مطبوعہ ربوہ)

پس آپؐ کے نزول سے جو نئے زمین وآسمان پیدا ہوئے، جس میں آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے انتہائی درجہ کا قرب پا کر انسانوں کی نجات اور خدا تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت کا مقام بھی حاصل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن کا مقام عطا فرمایا۔ آپؐ سے محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ افلاک بھی خدا تعالیٰ کے آپ سے خاص پیار کے نتیجہ میں آپؐ کے لئے پیدا کئے گئے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی علوِّ شان کے لئے ہم اس حدیثِ قدسی کو صحیح تسلیم نہ کریں۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آ کر آنحضرت ﷺ کے اس مقام کو پہچانا ہے۔ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

'' لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ میں کیا مشکل ہے؟ قرآنِ مجید میں ہے خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا (البقرۃ:30)، زمین میں جو کچھ ہے وہ عام آدمیوں کی خاطر ہے۔ تو کیا خاص انسانوں میں سے ایسے نہیں ہو سکتے کہ ان کے لئے افلاک بھی ہوں؟ ......''۔ (اگر زمین میں سب کچھ عام انسانوں کے لئے ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے خاص آدمیوں کے لئے افلاک کی پیدائش بھی کر سکتا ہے)۔ فرمایا کہ'' ......دراصل آدم کو جو خلیفہ بنایا گیا تو اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ وہ اس مخلوقات سے اپنے منشاء کا خدا تعالیٰ کی رضامندی کے موافق کام لے۔ اور جن پر اس کا تصرف نہیں وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے انسان کے کام میں لگے ہوئے ہیں، سورج، چاند، ستارے وغیرہ''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 213۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

یعنی جس پر انسان کا تصرف نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ سب انسان کے کام پر لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ چیزیں سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کام کر رہی ہیں۔ ماضی میں بھی کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شق القمر کا واقعہ ہوا۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ دنیا نے دیکھا۔ اس کی تفصیلات اس وقت بیان نہیں کروں گا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہی بات بیان فرمائی ہے اور ثابت فرمایا ہے کہ یہ معجزہ ہوا۔

اور ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ ہو سکتا ہے یہ کسی قسم کے گرہن کی صورت ہو۔ (مأخوذ از نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 506) جو دوسروں کو بھی نظر آئی۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہدی کے لئے جو پیشگوئی فرمائی کہ فلاں مہینے میں اور فلاں دن میں سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔

(سنن الدارقطنی کتاب العیدین باب صفة صلٰوة الخسوف والکسوف وهيئتهما نمبر 1777 مطبوعة دارالکتب العلمية بيروت 2003ء)

یہ بھی افلاک کی، کائنات کی جو چیزیں ہیں ان کو تابع کرنے والی بات ہے۔ اور اُس زمانہ میں جب یہ گرہن لگا تو اُس زمانہ کے اخبارات بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ واقعہ ہوا۔

بہرحال اس ساری تمہید سے یا بیان سے میرا مقصد آپؐ کے بلند مقام کو بیان کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے بے شمار معجزات ہمیں روایات میں ملتے ہیں جن سے آپؐ کے مرتبہ اور خدا تعالیٰ کے آپ سے خاص سلوک کا پتہ چلتا ہے جس کی مثالیں پہلے کبھی نہیں ملتیں، لیکن ان سب باتوں کے باوجود کافروں کے اس مطالبے پر جو انہوں نے آپ سے کیا کہ ہمارے سامنے آپ آسمان پر چڑھیں اور کتاب لے کر آئیں جسے ہم پڑھیں تو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل:94)۔ ان کو کہہ دے کہ میرا ربّ ان باتوں سے پاک ہے۔ مَیں تو صرف ایک بشر رسول ہوں۔ پس آپ کا مقام گو سب انسانوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ آپ انسانِ کامل ہیں، لیکن جہاں تک بشر رسول ہونے کا سوال ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خدا تعالیٰ نے وہی سلوک فرمایا جو باقی رسولوں سے فرمایا۔ یعنی جہاں، جس طرح باقی رسولوں کی اُن کی قوموں نے مخالفت کی، آپ سے بھی کی اور آپ کیونکہ تمام زمانوں اور تمام قوموں کے لئے ہیں اس لئے آپ کی مخالفت اُس زمانہ میں آپ کی زندگی میں بھی کی گئی اور اب بھی کی جا رہی ہے اور کی جاتی رہے گی۔ باقی انبیاء کا بھی استہزاء ہوا تو آپ کا بھی استہزاء ہوا اور کیا جا رہا ہے۔ لیکن سعید فطرت لوگ پہلے بھی انبیاء کو مانتے رہے۔ آپؐ کو بھی آپؐ کے زمانہ میں مانا بلکہ سب سے زیادہ مانا بلکہ آپ کی زندگی میں عرب میں پھیلا اور عرب سے باہر قریب کے علاقوں تک اسلام پھیل گیا۔ اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ تمام دنیا میں پھیل گیا اور آج تک پھیلتا چلا جا رہا ہے اور ایک وقت آئے گا جب دنیا کی اکثریت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمّہ تبلیغ کا کام اللہ تعالیٰ نے لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (المائدۃ:68) تیرے ربّ کی طرف سے جو کلام تجھ پر اتارا گیا ہے، اسے لوگوں تک پہنچا۔ پس آپ نے حسن و احسان سے، پیار سے، عفو سے، صبر سے، دعائیں کرتے ہوئے یہ پیغام پہنچایا۔ غیر تو خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام لگاتے ہی ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا لیکن بعض مسلمان علماء، یا علماء کہلانے والے بھی یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ اسلام جنگوں کے ذریعہ سے پھیلا۔ حالانکہ ہجرت کے بعد جب مکّہ سے مدینہ ہجرت ہوئی ہے اور پھر جب اگلے سال میں جنگِ بدر ہوئی ہے تو اس کے بعد صلح حدیبیہ تک مختلف جنگیں ہوتی رہیں، جس میں زیادہ سے زیادہ جنگِ احزاب میں مسلمان شریک ہوئے تھے اور اُن کی تعداد تین ہزار تک تھی۔ صلح حدیبیہ کے وقت پندرہ سو افراد کا قافلہ تھا جو آپ کے ساتھ مکّہ گیا تھا۔ صلح حدیبیہ تک یہ تقریباً پانچ سال کا عرصہ بنتا ہے۔ لیکن صلح حدیبیہ سے لے کر فتح مکہ تک پونے دو سال میں جو لشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکّہ گیا، اُس کی تعداد دس ہزار تھی۔ پس یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ امن کے جو دو سال تھے، ان میں اسلام زیادہ پھیلا ہے۔ اسی طرح امن اور پیار کی تبلیغ کے بہت سے واقعات ہیں۔ عفو کے بہت سے واقعات ہیں جس نے لوگوں کے دلوں پر قبضہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو، درگزر اور شفقت کے سلوک کے واقعات گزشتہ خطبات میں بھی مَیں بیان کر چکا ہوں۔ آپؐ نے یہ سب کیوں کیا؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ یہ آپؐ نے کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ بے شک یہ میرا پیارا ترین ہے اور قریب ترین ہے مگر انبیاء سے لوگوں کے سلوک کا جو طریق چلا آ رہا ہے وہ اس سے بھی ہوگا۔ آپؐ کو فرمایا اے نبی! تجھ سے بھی (ایسا) ہوگا لیکن تُو نے صبر، تحمل، برداشت، عفو، مستقل مزاجی سے تبلیغ کا یہ کام کرتے چلے جانا ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی جنگ ٹھونسے، حتی الوسع سختی سے پرہیز کرنا ہے۔ ہرزہ سرائیوں پر، بیہودہ گوئیوں پر، ایذاء دہی پر صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے چلے جانا ہے کہ اسلام کا محبت اور امن کا پیغام اسی طرح پھیلنا ہے۔ قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ نے ان سب باتوں کو کس طرح بیان فرمایا ہے اور کیا نصیحت فرمائی ہے؟ وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ قٓ میں فرماتا ہے کہ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ (سورۃ ق:40)۔ پس صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر، سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب سے پہلے بھی۔

پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دلائی کہ یہ طعن و تشنیع جو دشمن کرتا ہے وہ تو ہونی ہے، آپ صبر کے ساتھ اسے برداشت کریں۔ قرآنِ کریم ان پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی غالب آئیں گے۔ آخر کار کامیاب وہی ہوتا ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کے ساتھ، اس تعلیم کے ساتھ نصیحت کرتا چلا جا، تنبیہ کرتا چلا جا۔ پس جو خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس نصیحت اور تنبیہ سے ڈر کر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والا بن جائے گا۔

پھر خدا تعالیٰ نے دشمن کی زبان درازیوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا رویہ اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ۔ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ بَلٰغٌ۔ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ (احقاف: 36) پس صبر کر جیسے اولوا العزم رسولوں نے صبر کیا اور ان کے بارہ میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ جس دن وہ اسے دیکھیں گے جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے تو یوں لگے گا جیسے دن کی ایک گھڑی سے زیادہ وہ انتظار میں نہیں رہے۔ پیغام پہنچایا جا چکا ہے۔ پس کیا بدکرداروں کے سوا بھی کوئی قوم ہلاک کی جاتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو نظامِ نو آپ کی آمد سے جاری ہونا تھا وہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے وہ جاری ہو چکا ہے۔ لیکن کامیابیوں کا بھی ایک وقت ہے۔ اس لئے صبر اور برداشت سے کام لینا چاہئے۔ اور اے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بھی اور آپ کے ماننے والوں نے بھی اسی صبر و برداشت سے کام لینا ہے کہ یہی اولوا العزم نبیوں اور ان کے ماننے والوں کا شیوہ ہے۔ یہ سختیاں، مشکلات اور ان پر برداشت اور صبر ہی کامیابیاں دلانے کا باعث بنتا ہے اور جب کامیابیاں آئیں گی، دشمن کی پکڑ ہوگی تو تب وہ سوچے گا کہ مَیں کیا کرتا رہا، تب اسے خیال آئے گا کہ یہ دنیاوی زندگی جسے میں سب کچھ سمجھتا رہا یہ تو ایک گھڑی یا ایک گھنٹے سے زیادہ کچھ بھی نہیں تھی۔ پس جہاں تک انبیاء کے مخالفین کی پکڑ کا سوال ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑھ کر یہی سلوک دکھایا اور آپ کے دشمنوں کو ایسا کچلا اور پیسا کہ ان کے نام ونشان کو مٹا دیا۔ پس کہاں گئے وہ آپ کے بڑے بڑے دشمن جو سردارانِ مکّہ کہلاتے تھے۔ کہاں گیا وہ بادشاہ جس نے آپ کے پکڑنے کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تھے۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تا قیامت ہے تو خدائی وعدے کے مطابق آپ کے دشمنوں کی پکڑ بھی ہر زمانے میں نشان بنتی چلی جائے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس کس طرح تنگ کیا۔ آپ کے کیا کیا نام رکھے۔ آپ کو کس طرح بدنام کرنے کی کوشش کی اس بارہ میں قرآنِ کریم ہمیں بتاتا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ (الحجر :7) اور انہوں نے کہا اے وہ شخص جس پر ذکر اتارا گیا ہے، یقیناً تو مجنون ہے۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر استہزاء ہے بلکہ کھلی کھلی ایک گالی ہے۔ مکّہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس وقت وہاں کی تقریباً ساری آبادی آپ سے یہ سلوک کرتی تھی، سوائے چند ایک نیک فطرت لوگوں کے جو ایمان لے آئے تھے۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ فتح کرتے ہیں تو سب سے محبت اور شفقت کا سلوک کرتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں گزشتہ خطبہ میں بتا چکا ہوں۔ یہ لوگ صرف گالیاں دینے والے ہی نہیں تھے۔ یہ لوگ ظلم کی انتہا کرنے والے تھے۔ زبردستی جنگیں ٹھونسنے والے تھے۔ لیکن آپ نے ہر ایک سے شفقت کا سلوک فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا تھا کہ خود مَیں بدلے لوں گا۔

پھر قرآنِ کریم میں سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا (الفرقان:5) اور جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے کہا یہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں جو اس نے گھڑ لیا ہے اور اس بارہ میں اس کی دوسرے لوگوں نے مدد کی ہے۔ پس یقیناً وہ سراسر ظلم اور جھوٹ بنانے والے ہیں۔

گو اس آیت میں بڑے وسیع مضمون بیان ہوئے ہیں لیکن یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ آپؐ کو دعویٰ کے بعد وہی لوگ نعوذ باللہ جھوٹا کہنے لگ گئے جو آپؐ کو سچا کہتے تھے اور ان کی زبانیں اس سے نہیں تھکتی تھیں۔ آپؐ کی سچائی اور امانت کے قائل تھے۔ پھر آپ ﷺ کے بارہ میں ظالموں کی ہرزہ سرائی کا قرآنِ کریم میں یوں ذکر آتا ہے۔ فرمایا کہ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (الفرقان:9) اور ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کے پیچھے چل رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔

پھر ایک آیت میں کافروں کی بیہودہ گوئی کا ذکر فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ (سورۃ صٓ:5) اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں سے کوئی ڈرانے والا آیا، اور کافروں نے کہا یہ سخت جھوٹا جادوگر ہے۔

پس کبھی جھوٹا، کبھی جادوگر، کبھی کچھ اور کبھی کچھ اور کبھی کسی نام سے یہ کافر آپؐ کو پکارتے رہے اور آپؐ کے بارہ میں باتیں کہتے رہے اور مختلف رنگ میں استہزاء کرتے رہے۔ لیکن آپؐ کو صبر اور حمد اور دعا کی ہی اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی۔ اور یہی تلقین اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا۔ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (آل عمران :187) اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ان سے جنہوں نے شرک کیا بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً ایک بڑا ہمت کا کام ہے۔

اب ایک مومن کے لئے، ایک ایسے شخص کے لئے جو اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے، اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے، اُس کے لئے اس سے زیادہ دل آزاری کی اور تکلیف دہ بات کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے آقا کے بارے میں ایسی بات سنے جس سے آپ کی شان میں ہلکی سی بھی گستاخی ہوتی ہو۔ کوئی کسی صورت بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ ایسی باتیں تم سنو تو صبر کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مَیں نے گزشتہ خطبہ میں مثال دی تھی کہ کس طرح آپ نے ردّ عمل دکھایا۔ تو حقیقی ردّ عمل یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھایا لیکن اس کے لئے بھی تقویٰ شرط ہے۔ تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے عمل اور دعاؤں سے جو اس کا جواب دو گے تو وہی اس محبت کا صحیح اظہار ہے۔ اور جب ہم دشمنوں کی باتیں سن کے تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی دعاؤں سے خدائے ذوالانتقام کے آگے جھکیں گے تو ان دشمنانِ اسلام کے بدانجام کو بھی ہم دیکھیں گے۔ لیکن ہمارا اپنا تقویٰ شرط ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم پر اعتراض کرنے والوں کے جواب میں قرآنِ کریم میں جو فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ خود ہی اللہ تعالیٰ بدلے لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ایک جگہ دشمنوں کو جو جواب دیا وہ یہ ہے کہ سورۃ الحاقۃ میں فرمایا اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ۔ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ۔ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ۔ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ۔ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الحاقۃ:41تا44) یقیناً یہ عزت والے رسول کا قول ہے اور یہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے۔ بہت کم ہیں جو تم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے۔ بہت کم ہے جو تم نصیحت

پکڑتے ہو۔ایک تنزیل ہے تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب استہزاء کرنے والوں اور آپؐ کے مختلف نام رکھنے والوں اور نعوذ باللہ جھوٹا اور کذّاب کہنے والوں کو یہ جواب دیا۔پس یہ ہے جواب آپؐ پر الزام لگانے والوں اور استہزاء کرنے والوں کے لئے لیکن اس بات کے باوجود کہ خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو صبر اور دعا کی تلقین فرمائی ہے، خدا تعالیٰ نے خود دشمن کو چھوڑا نہیں ہے۔صرف یہ جواب نہیں دے دیا کہ نہ وہ کاہن ہے، نہ وہ جھوٹا ہے اور نہ جو تم الزامات لگا رہے ہو وہ تمہارے صحیح الزامات ہیں۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ (الحجر: 96) تو اس نے پھر دشمنانِ اسلام سے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد بدلے بھی لئے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰھُمُ النَّارُ۔ کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا اُعِیْدُوْا فِیْھَا وَقِیْلَ لَھُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ۔ وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْھَا۔ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ (السجدہ: 21تا 23) اور جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔جب کبھی وہ ارادہ کریں گے کہ وہ اس سے نکل جائیں تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔اور ہم یقیناً انہیں بڑے عذاب سے ورے چھوٹے عذاب میں سے کچھ چکھائیں گے۔(بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب میں سے کچھ چکھائیں گے) تاکہ ہو سکے تو وہ ہدایت کی طرف لوٹ آئیں۔اور کون اس سے زیادہ ظالم ہو سکتا ہے جو اپنے ربّ کی آیات کے ذریعے اچھی طرح نصیحت کیا جائے، پھر بھی ان سے منہ موڑ لے۔یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ جو اپنے پیارے پر ہر وقت نظر رکھنے والا ہے، اگر دشمن دشمنی سے باز نہ آئے تو اسے بغیر انتقام کے نہیں چھوڑتا۔اگر اللہ تعالیٰ کی تنبیہوں سے نہ ڈریں، اگر اس دنیا میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی اصلاح کے لئے جو اپنے بعض جلوے دکھاتا ہے اُن سے نصیحت حاصل نہ کریں تو پھر اللہ تعالیٰ بغیر انتقام کے نہیں چھوڑتا۔پھر ضرور سزا دیتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اختیار میرے پاس ہی ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلاً۔ وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُوْلِی النَّعْمَۃِ وَمَھِّلْھُمْ قَلِیْلًا۔ اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّجَحِیْمًا۔ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا (المزّمل: 11تا14) اور صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور ان سے اچھے رنگ میں جدا ہو جا، اور مجھے اور ناز و نعم میں پلنے والے مکذبین کو الگ چھوڑ دے اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے۔یقیناً ہمارے پاس عبرت کے کئی سامان ہیں اور جہنم بھی ہے۔اور گلے میں پھنس جانے والا ایک کھانا ہے اور دردناک عذاب بھی۔

پس جہاں آپ کو صبر کی تلقین فرمائی وہاں دنیاداروں کے متعلق فرمایا کہ دنیا کی نعمتوں اور آسائشوں نے ان لوگوں کو کافر بنا دیا ہے، اس کفر کی انہیں سزا ملے گی کیونکہ یہ حد میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔اور سزا بھی ایسی ہو گی جو دوسروں کے لئے عبرت کا نشان ہو گی۔پس یہ عبرت کا نشان بنانے کا معاملہ بھی خدا تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔اور نبی اور ماننے والوں کو صبر کرنے اور بغیر جھگڑے کے ان کی بیہودہ گوئیوں کو سن کر علیحدہ ہو جانے کا ارشاد فرمایا۔

پھر خدا تعالیٰ خود آپ سزا دینے کا ذکر سورۃ العلق میں اس طرح فرماتا ہے کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی۔ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی۔ اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰٓی۔ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی۔ اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی۔ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی۔ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ۔ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ۔ فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ۔ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ۔ (العلق: 10تا 19) کیا تو نے اس شخص پر غور کیا جو روکتا ہے ایک عظیم بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔کیا تُو نے غور کیا کہ اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا تقویٰ کی تلقین کرتا۔کیا تُو نے غور کیا کہ اگر اس نے پھر جھٹلا دیا اور پیٹھ پھیر لی۔پھر کیا وہ نہیں جانتا کہ یقیناً اللہ دیکھ رہا ہے۔خبردار! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم یقیناً اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچیں گے، جھوٹی خطا کار پیشانی کے بالوں سے۔پس چاہئے کہ وہ اپنی مجلس والوں کو بُلا دیکھے۔ہم ضرور دوزخ کے فرشتے بلائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کا سزا دینے کا طریق اس طرح ہے۔آج اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اُس عظیم بندے کی پیروی کرتے ہوئے جو لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور جو ان کو نمازیں پڑھنے سے روکتے ہیں، وہ کون ہیں؟ پس یہ اُن لوگوں کے لئے بھی بڑا خوف کا مقام ہے جو کسی کو عبادت کرنے سے روکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کی خاطر جب زمین و آسمان پیدا کئے ہیں تو پھر اس سے استہزاء کرنے والوں اور کفر میں بڑھنے والوں کو اور تکلیف پہنچانے والوں پر لعنت ڈالتے ہوئے فرماتا ہے کہ مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّا بِاَلْسِنَتِھِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰکِنْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِھِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا۔ (النساء: 47)۔یہ سورۃ نساء کی سینتالیسویں آیت ہے۔فرمایا کہ یہود میں سے ایسے بھی ہیں جو کلمات کو انکی اصل جگہوں سے بدل دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی۔اور بات سُن اس حال میں کہ تجھے کچھ چیز سنائی نہ دے۔اور وہ اپنی زبانوں کو بَل دیتے ہوئے اور دین میں طعن کرتے ہوئے رَاعِنَا کہتے ہیں۔اور اگر ایسا ہوتا کہ وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور سُن اور ہم پر نظر کر تو یہ ان کے لئے بہتر اور سب سے زیادہ مضبوط قول ہوتا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کر دی ہے۔پس وہ ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑا۔

پس یہ لعنت ہے جو اُن لوگوں پر پڑے گی جو یہ راستہ اختیار کریں گے کہ رسول کی توہین کے مرتکب ہوں۔

پھر یہودیوں کے یہ کہنے پر کہ ہم اتنا کچھ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رہے ہیں۔یعنی کہ جو بھی تکلیفیں پہنچا سکتے ہیں اور جو باتیں بنا سکتے ہیں اور جو منصوبہ بندی کر سکتے ہیں، کر رہے ہیں۔اگر یہ رسول سچا ہے تو خدا تعالیٰ ہمیں سزا کیوں نہیں دیتا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُھُوْا عَنِ النَّجْوٰی ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُھُوْا عَنْہُ وَیَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ۔ وَاِذَا جَآءُوْکَ حَیَّوْکَ بِمَا لَمْ یُحَیِّکَ بِہِ اللّٰہُ وَیَقُوْلُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰہُ بِمَا نَقُوْلُ۔ حَسْبُھُمْ جَھَنَّمُ۔ یَصْلَوْنَھَا فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ۔ (المجادلہ: 9) کیا تُو نے ان کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہیں خفیہ مشوروں سے منع کیا گیا؟ مگر وہ پھر بھی وہی کچھ کرنے لگے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔اور وہ گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے متعلق باہم مشورے کرتے ہیں اور جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو اس طریق پر تجھ سے خیر سگالی کا اظہار کرتے ہیں جس طریق پر اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا۔اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس پر عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں۔اُن سے نپٹنے کو جہنم کافی ہے۔وہ اس میں داخل ہوں گے۔پس کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

بعض حدیثوں سے بھی ثابت ہے کہ یہ یہودی بعض دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں آتے تھے یا ویسے ملتے تھے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کی بجائے اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہہ کر نعوذ باللہ آپ کی موت کی خواہش کیا کرتے تھے، جیسا کہ پہلے بھی مَیں گزشتہ خطبوں میں حدیث بیان کر چکا ہوں۔اس پر بعض اوقات صحابہ کہتے کہ ہم اسے قتل کر دیں تو آپؐ فرماتے: نہیں۔(بخاری کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین …… باب اذا عرض الذمی وغیرہ …… حدیث نمبر 6926) اس لئے کہ ان کی بیہودہ گوئیوں کا معاملہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔جہنم میں ڈال کر جو سزا خدا تعالیٰ نے دینی ہے وہ اس دنیاوی سزا کی طرح نہیں ہو سکتی۔پس جیسا کہ مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں بیشک آپؐ خدا تعالیٰ کے سب سے زیادہ پیارے ہیں۔تا قیامت آپ کا سلسلہ نبوت جاری ہے۔تمام انبیاء سے آپؐ افضل ہیں لیکن اس کے باوجود تمام رسولوں کی طرح آپ کو دشمنانِ دین کی مخالفتوں اور ہر قسم کے نقصان پہنچانے کی تدبیروں کا سامنا کرنا پڑا۔اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہر موقع پر یہی کہا کہ اولوالعزم انبیاء کی طرح صبر اور دعا سے کام لے۔یہی آپ کے ماننے والوں کو کہا گیا۔اور خود بھی بیان فرمایا کہ ان دشمنانِ دین کے استہزاء، بیہودہ گوئیوں اور خباثتوں کا میں کس کس رنگ میں بدلہ لوں گا۔بعض کا اس دنیا میں اور بعض کا مرنے کے بعد جہنم کی آگ میں ڈال کر۔ہاں اگر دشمن جنگ کرے اور قوم کا امن و سکون برباد کرے تو پھر اس سے مقابلے کی اجازت ہے۔کیونکہ اس مقابلہ کی اجازت نہ دی گئی تو مذاہب کے مخالفین ہر مذہب کے ماننے والے کا چین اور سکون برباد کر دیں گے۔

اس دنیا میں کس طرح خدا تعالیٰ آپ کی توہین کے بدلے لیتا رہا، اس کے بھی بہت سے واقعات ہیں۔ایک بدلے کا اعلان قرآنِ کریم میں یہ کہہ کر فرمایا کہ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ (اللھب: 2) کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ شَل ہو گئے۔جب آپ نے پہلے دعویٰ کیا اور اس وقت جب اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کے لئے اکٹھا کیا تو اس شخص نے جو آپ کا چچا تھا بڑے نازیبا الفاظ آپ کے بارہ میں استعمال کئے تھے۔(بخاری کتاب التفسیر باب سورۃ تبت یدا ابی لھب …… حدیث نمبر 4971) تو قادر و توانا خدا جو بڑے سچے وعدوں والا ہے اُس نے اس کو کس طرح پکڑا۔ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک سفر کے دوران اس پر بھیڑیوں نے حملہ کر دیا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو تا قیامت خدا کے پیارے اور افضل ہیں۔آپ سے کئے گئے خدا تعالیٰ کے وعدے بھی ہمیشہ پورے ہوتے رہیں گے۔ہر زمانے میں دشمنانِ اسلام اپنے انجام کو پہنچتے رہے ہیں اور پہنچتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کے نظارے اور خدا تعالیٰ کا آپؐ سے پیار کا سلوک دکھاتا چلا جائے۔اور ہم حقیقی رنگ میں قرآنی تعلیم کو بھی اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں اور ایسے مومن بننے کی کوشش کریں جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے توقع کی ہے۔

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2010

’’ہستی باری تعالیٰ نصرت الٰہی کی روشنی میں‘‘

(مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب)

اللہ تعالیٰ کی ذات مخفی اور وراء الوراء ہے۔کوئی ظاہری آنکھ اُس کونہیں دیکھ سکتی ۔نہ ہماری بصارتوں کو اُس نور تک رسائی حاصل ہے اور نہ ہماری بصیرتوں کو اُس کا ادراک میسر ہے۔لا تُدرِکُہُ الاَبصَارو ھُویدرِکُ الاَبصار۔وَھو اللطیف الخبیر۔(الانعام: ۱۰۴)

آنکھیں اُس کو نہیں پا سکتیں۔ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے اور وہ لطیف اور خبیر ہے۔

اس لطیف وخبیر خدا نے بنی نوع انسان کو اپنا عرفان عطا کرنے کے لئے معرض وجود میں لایا اور اُس کا مقصد وحید یہ قرار دیا کہ وہ اُس کی عبادت کریں اور اُس کے رنگ میں رنگین ہوکر اپنی زندگی کو گذاریں۔مگر ہر دور کے ابلیس فطرت انسانوں نے اس لطیف وخبیر خدا کے عرفان سے اور اُس کی عبودیت اختیار کرنے سے عوام الناس کو باز رکھا۔خدا کے وجود پر طرح طرح کے سوال کھڑے کئے اور دہریت کا چولہ پہن کر لوگوں کو اپنا ہم خیال بنایا اور حقیقی خالق و مالک سے اُن کو دور کردیا۔

مگر کیا اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کر کے اُس کو اپنی ہستی کا کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا؟ کیا اپنی ہستی کی کوئی دلیل پیش کئے بغیر ہی ’’اُعبُدو الله‘‘ اللہ کی عبادت کرو،’’اُذکُرُو الله‘‘ اللہ کا ذکر کرو جیسے احکام کا اُس کو پابند کیا؟

نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ہستی کے بے شمار ثبوت اور انگنت دلائل پیش فرمائے ہیں جن کا دوسری مذہبی کتابوں میں عموماً اور قرآن مجید میں خصوصاً بے شمار مقامات پر ذکر موجود ہے۔

ایک انپڑھ زمیندار نے ایک فلاسفر کو کتنا پیارا جواب دیکر خاموش کردیا:

البَعرَۃُ تَدُلُّ عَلی البَعِیر وَاثار القَدَمِ علی السّفِیرِ و السّمَاءُ ذات البُرُجِ وَالاَرضُ ذاتُ الفِجَاجِ کَیفَ لَا تَدُلُّ علی اللطیف الخبیر

جب جنگل میں مینگنی کو دیکھ کر اُنٹ کا پتہ لگ جاتا ہے اور پاؤں کے نشانات سے چلنے والے کا ۔تو ستاروں والا آسمان اور یہ زمین جس میں راستے بنے ہوئے ہیں۔ان کو دیکھ کر لطیف وخبیر خدا کی دلیل کیوں نہ ملے۔(انوار الاسلام جلد 6 ص 95-294)

اَفی الله شکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰاتِ وَالارضِ۔ (ابراھیم: ۱۱)

کیا آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کی ذات مشکوک ہے۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

ہستی باری تعالیٰ کے بے شمار اور لامحدود ثبوتوں میں سے ایک بھاری اور عظیم الشان ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے نیک ، پاکباز اور برگزیدہ بندوں کی غیر معمولی تائید ونصرت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں اور رسولوں کو ہر زمانہ اور ہر قوم میں بھیجتا رہا ہے اور اُن کو اپنے کلام سے نوازتا رہا ہے اور باوجود انتہائی مخالفت کے اور ناموافق حالات کے اُن کے ذریعہ دنیا میں ایک پاک انقلاب اپنی تائید ونصرت کے ذریعہ پیدا کرتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ قُرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَ لَقَد کُذِّبَت رُسُلٌ مِن قبلک فَصَبروا علی ما کُذِّبوا وَاُوذُا حتّی اَتٰھُم نصرُ نَا وَلا مُبدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللہ۔ وَلَقَد جَائت مِن نَبَأِالمُرسَلِین۔(الانعام: ۶)

اور یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے۔اور اُنہوں نے اس پر کہ وہ جھٹلائے گئے اور بہت ستائے گئے صبر کیا۔ یہاں تک کہ ان تک اللہ کی نصرت آپہنچی۔اور اللہ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور یقیناً تیرے پاس مرسلین کی خبریں آچکی ہیں۔

قارئین کرام! دنیا کی تاریخ ہمیں بتاتی ہیکہ جب کبھی بھی خدا پر ایمان لانے والوں ،خدا کی طرف بلانے والوں اور خدا کا انکار کرنے والوں کا مقابلہ ہوا ہے غلبہ ہمیشہ ایمان لانے والوں اور خدا کی طرف بلانے والوں کو ہی حاصل ہوا جس سے یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ کوئی غیبی نصرت اور تائید ہے جو اُن کے شامل حال رہی۔

جب بھی کوئی راستباز اس دعویٰ کے ساتھ دنیا میں کھڑا ہوتا ہے کہ خدا کی طرف سے میری زندگی کا یہ مشن ہے کہ میں خدائے واحد کی طرف دعوت دوں اور ایمان کو دنیا میں قائم کروں تو پھر وہ ضرور اپنے مشن میں کامیاب ہوکر رہتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی کامیابی اور کامرانی کے رستہ میں روک نہیں بن سکتی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

کتب الله لاغلبن انا و رسلی (المجادلہ: ۲۲)

اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا ہیکہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب رہینگے۔

ایک رسول اکیلا اُٹھتا ہے اور مادی اسباب کے لحاظ سے بھی بالکل بے سروسامان ہوتا ہے اور اُس کے مخالفین تعداد کے لحاظ سے اور اپنے سامانوں کے لحاظ سے بظاہر ایسے نظر آتے ہیں کہ بس ایک آن کی آن میں اُسے کچل کر رکھ دیں گے ۔لیکن پھر اُس کی فولادی میخیں آہستہ آہستہ لوگوں کے دلوں میں دھنستی چلی جاتی ہیں اور فتحمندی کا سہرا آخر اُسی کے سر پر بندھتا ہے اور اُس کے مخالف ذلیل و خوار اور رُسوا ہوجاتے ہیں ۔یہ نظارہ دنیا نے ایک دفعہ نہیں ،دو دفعہ نہیں ،دس یا بیس دفعہ بھی نہیں ،سو پچاس دفعہ بھی نہیں بلکہ ہزاروں دفعہ دیکھا ہے۔پس کیا یہ اُس قادر مطلق خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں کہ وہ اپنے پیارے اور محبوب بندوں کی اپنے غیبی ہاتھ سے ایسی تائید ونصرت کرتا ہے کہ دشمن اور منکرین کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں۔

آریہ ورت کے میدانو میں حضرت کرشن اور رام چندر جی کے کارناموں کو دیکھئے ۔یہ بزرگ لوگ کس آواز کے ساتھ دنیا میں اُٹھے اور فرزندانِ باطل نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ مگر آخر کیا نتیجہ نکلا؟ پس وہ کس کی تائید ونصرت تھی جس کے ذریعہ سے یہ کامیاب و کامران ہوگئے اور اُن کے دشمن ذلیل وخوار ہوگئے۔

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے حالات پر نظر ڈالیں ۔یہ خدا کا بندہ اکیلا تن تنہا شام کی تاریک وادیوں میں خدا کا نام لیکر کھڑا ہوتا ہے اور دہریت کے بہادر سپوت اس آواز پر اسکو جلتی ہوئی آگ میں جھونک دیتے ہیں اور کہتے ہیں:

حَرِّقُوہُ وَانصُروا الِھَتکُم (الانبیاء: ۶۸)

اس کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔

ان منکرین کو تو اپنے معبود کی ہی مدد کرنی پڑی لیکن ہمارا اور حضرت ابرہیم کا خدا یہ کہکر اپنی تائید و نصرت کا جلوہ دکھاتا ہے کہ یَا نارُ کُونی برداً و سلاماً علی ابراھیمَ۔ (الانبیاء: ۶۹)

اے آگ تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم کے لئے سلامتی بن جا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا خلیل تکبیر کے راگ گاتا چلا جاتا ہے اور اس طرح سے اس آگ سے نکلتا ہے جیسے کوئی پھولوں کی سیج پر آرام سے لیٹا ہو۔

پس اے ابلیس کے لباس میں ملبوس دہریت کے پرستارو کیا تمہیں اللہ کی اس عظیم تائید ونصرت کے ہوتے ہوئے بھی اُس کی ذات پر شک ہے؟ افسوس صد افسوس! پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات کا جائزہ لیجئے ۔ان کو پیدا ہوتے ہی فرعون کے ڈر سے صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا جاتا ہے اور انجام کار یہ فرعون کے گھر میں ہی کفالت کے مراتب سے گزرتے ہیں ۔بعد میں کچھ عرصہ وطن سے باہر رہنے کے بعد اللہ کے حکم سے واپس آتے ہیں اور فرعون کو مخاطب کر کے سرِ دربار کہتے ہیں۔

’’میں اُس خدا کا ایلچی ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے‘‘

فرعون کی طرف سے مخالفتوں اور ایذا رسانیوں کا دور شروع ہوجاتا ہے۔کئی دلائل ونشانات دکھانے کے بعد بھی فرعون کی حکومت کا نشہ اُسے حضرت موسیٰ کا پیغام قبول کرنے سے باز رکھتا ہے ۔بالآخر یہ تجویز طے پاتی ہے کہ حکمت عملی سے خفیہ طور پر بنی اسرائیل کو ساتھ لے چلیں ۔فرعون کو علم ہوتا ہے تو غیظ وغضب میں آپے سے باہر ہوجاتا ہے اور ایک لشکر جرار ساتھ لیکر حضرت موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کا تعاقب کر کے اُن کے قریب پہنچتا ہے۔

یہ نظارہ دیکھ کر بنو اسرائیل سہم جاتے ہیں ۔اُن کے عقب میں فرعون کا لشکر جرار ہے اور سامنے خوفناک سمندر۔حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ اب کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت پر چٹان کی طرح مضبوط ایمان پر قائم حضرت موسیٰ جواب دیتے ہیں: کَلّا اِنَّ مَعِی رَبِّی سَیھدِینِ۔ (الشعراء: ۶۳) یقیناً میرا رب میرے ساتھ ہے اور وہ ضرور میری راہنمائی کرے گا۔

پھر نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ حضرت موسیٰؑ کے لئے سمندر پھٹ کر راستہ بنا دیتا ہے مگر فرعون مع اپنے لشکر اور ساز وسامان کے سمندر کی مہیب موجوں کا شکار ہوجاتا ہے اور قیامت تک کے لئے اُس کے جسم کو اللہ تعالیٰ نشان بنا کر رکھتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک اور اللہ کا پیارا بندہ اللہ کی توحید کو قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوتا ہے اور روح القدس کی تائید پا کر وہی آواز بلند کرتا ہے جو اُس سے پہلے انبیاء نے بلند کی تھی ۔اس برگزیدہ نبی کی مخالفت میں بھی ابلیس کے ہم نوا متحد ہوجاتے ہیں اور اس قدر مخالفت کا زور لگاتے ہیں اور سازشیں کرتے ہیں کہ صلیب پر لٹکاتے ہیں اور اپنے زعم میں نعوذ باللہ ملعون بناتے ہیں لیکن اس بار بھی وہ عزیز ونصیر خدا اپنے پیارے کی مدد کو آتا ہے اواُسے اس ذلّت کی موت کے مُہنہ سے نکالتا ہے اور اپے محبت کے کلام سے اُس کو مخاطب کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ شیطان کے چیلے تم کو لعنت کی موت مار کر ذلیل کرنا چاہتے تھے مگر میں تجھے اپنی جناب میں عزّت وشرف اور رفعت عطا کرتا ہوں اور تیرے ماننے والوں کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ عطا کرتا ہوں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو دنیا وآخرت میں وجیہ اور مقرب بنا دیا اور مخالفین کے ظلم وستم سے معجزانہ رنگ میں اپنی تائید نصرت سے چشموں والی جگہ یعنی کشمیر میں پناہ دی۔

قارئین کرام!

کیا نصرت الٰہی کے یہ عظیم الشان نظارے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہستی کا بیّن اور محکم ثبوت نہیں ہیں؟

خدا کے وجود کے منکروں کو پوچھئے کہ ذرا ہمیں یہ تو بتاؤ کہ کون سا ہاتھ ہے، کس کی تائید ہے،کونسی طاقت ہے جو ان برگزیدہ رسولوں کے شامل حال رہی ہے اور ان کو مخالفین ومنکرین پر غالب کر کے عظیم الشان فتوحات سے ہمکنار کرتا رہا ہے۔

یقیناً اور یقیناً یہ اُسی کا ہاتھ ہے،اُسی کی تائید و نصرت ہے جو فرماتا ہے کہ:

وَمَا النصرُ اِلّا من عند اللہ العزیزِ الحکیمِ۔ (آل عمران: 3/127)

مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے جو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

احبابِ کرام!

اب ذرا ہمارے آقا، ہمارے سردار سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی طرف نگاہ کیجئے۔ یوں تو ہمیں آپ کی زندگی کا ایک ایک پل اور ایک ایک لمحہ ہستی باری تعالیٰ کا ایک مجسم ثبوت نظر آتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر موڑ پر، ہر راہ میں۔ عُسر میں یُسر میں، سفر میں حضر میں، غرض ہر مقام پر ایسی عظیم الشان نصرت فرمائی کہ نہ آج تک اُس نے اپنی ہستی کا ایسا نشان کسی کو عطا کیا اور نہ رہتی دنیا تک کسی کو ایسا عظیم الشان نشان عطا ہو سکتا ہے۔

قریش کے ایک معزز مگر غریب گھرانے کا لڑکا جس کے سر سے باپ کا سایہ اُس کی پیدائش سے پہلے ہی اُٹھ گیا تھا۔ جس نے ایک دایہ کے پاس صحرائی جھونپڑیوں میں اپنی زندگی کے ابتدائی دن گزارے، ماں کا سایہ بھی جلد ہی سر سے اُٹھ گیا، یتیمی کی حالت میں جوان ہوا۔ اخلاقِ فاضلہ کے عرشِ معلّی پر تو قائم تھا مگر تعلیمی لحاظ سے اُمّی محض تھا۔ خلوت نشینی اور پردہ مستوریت میں اپنے ایام زندگی دنیوی ہنگاموں سے دور گزار رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی توحید کے قیام کے لئے چن لیا۔

نبیوں کے اس سردار کا اپنے خدا داد منصب کو قریش مکہ کے سامنے پیش کرنا تھا کہ مخالفت کا ایک سیلاب اُمڈ آتا ہے۔ آپ ﷺ کو امین و صدوق کہنے والے آپ کو کاذب اور جادوگر کہنے لگتے ہیں۔ آپ کی ذات پر اور آپ ﷺ کی چھوٹی سی جماعت مومنین پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ آپ ﷺ کے جسم کو لہولہان کیا جاتا ہے۔ آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو تپتی ریت پر گھسیٹا جاتا ہے تو کسی کے سینہ پر بڑے بڑے پتھر رکھ کر توحید سے دور رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی شعب ابی طالب میں محصور کیا جاتا ہے تو کبھی ہجرت کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور ہجرت کے بعد اللہ بھی کی اس پیاری جماعت پر جنگ مسلط کی جاتی ہے اور بے سروسامان لوگوں کو میدان کارزار میں تجربہ کار اور ساز و سامان سے لیس عظیم لشکروں کے ساتھ بھِڑنے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔

الغرض آنحضرت ﷺ اور جماعت مسلمین کو ایسے ایسے مظالم کا تختہ مشق بنایا گیا جن کا حال پڑھ کر بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا تھا کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو غلبہ عطا ہوگا۔ مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عظیم عطا کی۔ فتح مکہ کے موقعہ پر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مشرکوں کے بُت توڑے گئے تو مکہ کے رئیس جو پہلے مسلمانوں کو توحید سے باز رکھنے اور ان بتوں کی پوجا کرانے کی کوشش کرتے تھے کہنے لگے:

''اگر ان بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی تو آج عرب کی گردنیں محمد (ﷺ) کے سامنے نہ جھکتیں''

(تاریخ الخمیس بحوالہ ہمارا خدا ص140)

کون سا ہاتھ تھا جو آپ ﷺ کی عظیم الشان کامیابی کے پیچھے تھا؟ کس کی تائید و نصرت تھی جس نے آپ ﷺ کو ساری دنیا کا روحانی بادشاہ بنا دیا؟ صرف اور صرف خدائے واحد و یگانہ کی جلوہ گری تھی جو آپ ﷺ کی تائید و نصرت کی صورت میں ظاہر ہو رہی تھی۔

دو واقعات اس سلسلہ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا۔

مکہ میں ۱۳ سال تک آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب پر نہایت دردناک مظالم کئے گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قتل کی سازشیں بھی ہونے لگیں۔ دارالندوۃ میں قریش مکہ کی میٹنگ ہوتی ہے۔ ۱۰۰ قریش شامل ہوتے ہیں۔ کوئی محمد ﷺ کو آہنی زنجیروں سے جکڑ کر ایک کمرے میں بند کرنے کی بات کہتا ہے تو کوئی آپ کو جلاوطن کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ بالآخر ابوجہل کی اس تجویز پر عمل ہوتا ہے کہ قریش کے ہر قبیلہ سے ایک ایک جوان چنا جائے اور اُن کے ہاتھ میں تلواریں دے دی جائیں اور وہ آپ ﷺ پر حملہ کر کے (نعوذ باللہ) قتل کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے مکروں اور اپنی تدبیر کا ذکر قُرآن مجید میں اس طرح کرتا ہے:

وَاِذیَمکُرُ بکَ الَّذین کَفَرُوالِیُثبِتُوکَ اویَقتُلُوکَ اَو یُخرِجُوکَ وَیمکُرُونَ وَیمکرُ الله واللہُ خیر الماکرین۔ (انفال: 8/31)

اور یاد کر جب کہ کفار تیرے متعلق منصوبے کرتے تھے تاکہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر دیں یا وطن سے نکال دیں اور وہ اپنی طرف سے خوب پختہ منصوبے گانٹھ رہے رتھے مگر اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

اُدھر آنحضرت ﷺ کے قتل کے منصوبے بن رہے تھے اور اِدھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر اور نصرت کو ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ کو ہجرت کی اجازت مل گئی۔ ظالم قریش نے خونی ارادے سے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تاکہ جب بھی آپ گھر سے باہر نکلیں تو آپ کو قتل کر دیں۔

آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنی جگہ رکھ کر امانتوں کا حساب مکمل کر کے ہجرت کرنے کی ہدایت دی اور گھر سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہجرت کے لئے نکلے۔ آپ محاصرہ کرنے والوں کے سامنے سے نکلے لیکن اللہ کی تقدیر کہ اُن کو خبر تک نہ ہوئی۔ پھر راستہ میں حضرت ابوبکرؓ سے ملے اور دونوں غارِ ثور تک پہنچے اور اس کے اندر داخل ہو گئے۔

قریش مکہ نے صبح اپنی تدبیروں پر پانی پھرتا دیکھا تو آپ ﷺ کو زندہ یا مردہ پکڑنے والے کو سو اُنٹ انعام دینے کا اعلان عام کر دیا۔ انعام کی لالچ میں قریش آپ ﷺ کا تعاقب کرتے کرتے سُراغ رساں کی مدد سے غارِ ثور تک پہنچ گئے اور سُراغ رساں نے یہاں تک کہہ دیا:

''بس سراغ اس سے آگے نہیں چلتا، اس لئے یا تو محمد (ﷺ) یہیں کہیں پاس ہی چھپا ہوا ہے یا پھر آسمان پر اُڑ گیا ہے'' (سیرت خاتم النبیین ص237)

کسی شخص نے غار کے اندر داخل ہونے کا مشوورہ بھی دیا لیکن اس کو غار کے اُوپر بنے مکڑی کے جال کو دیکھ کر مسترد کیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ غار کے اندر گھبرا کر آنحضرت ﷺ کو عرض کرتے ہیں:

''یا رسول اللہ ﷺ قریش اتنے قریب ہیں کہ اُن کے پاؤں نظر آرہے ہیں اور اگر وہ ذرا آگے ہو کر جھانکیں تو ہم کو دیکھ سکتے ہیں''

مگر اللہ کی تائید و نصرت پر کامل یقین رکھنے والے یہ نبی برحق ﷺ جواب دیتے ہیں: لَا تَحزن اِنَّ الله مَعنا۔ ہرگز کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے۔ غار میں تین دن رہنے کے بعد جب آپ ﷺ آگے بڑھنے لگے تو سراقہ نے کہیں سے سُراغ پا کر آپ کا تعاقب کیا اور آپ کے قریب تر پہنچ گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس کو بھی آپ کو پکڑنے یا قتل کرنے کی جرائت کرنے نہیں دی۔

یہ تھی اللہ تعالیٰ کی وہ غالب تدبیر اور تائید و نصرت جس نے قریش کو اُن کے مذموم مکر کو انجام دینے سے باز رکھا۔ اور قیامت تک کے لئے یہ تائید و نصرت اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک عظیم ثبوت بن گئی۔

ایک اور واقعہ یاد کیجئے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جماعت مؤمنین کو اپنی غیبی تائید و نصرت یاد دلاتے ہوئے دنیا کے سامنے اپنی ہستی کا ثبوت یوں پیش فرمایا ہے:

وَلَقَد نَصَرکُم اللہُ ببدر و انتم اذلَّۃ۔

(آل عمران: 3/124)

اور یقیناً اللہ بدر میں تمہاری نصرت کر چکا ہے جب کہ تم کمزور تھے۔

قارئین کرام!

جنگیں مسلمانوں نے اپنی خواہش سے نہیں لڑیں۔ ایسا ہوتا تو 13 سال تک وہ خاموش نہیں رہتے۔ اپنی جان دیتے یا مخالفین کی جانیں لیتے۔ یہ جنگیں مسلمانوں کو مجبوری کی حالت میں دفاعی رنگ میں لڑنی پڑیں اور وہ بھی تب جب یہ جنگیں اُن پر مسلط کی گئیں۔

ان جنگوں کے واقعات میں بھی ہمیں ہستی باری تعالیٰ کے چمکتے ہوئے ثبوت نظر آتے ہیں۔ مذکورہ بالا آیت میں جس جنگ کا ذکر ہے جو بدر کے میدان میں ۲ھ میں لڑی گئی۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ کی جو تائید و نصرت آنحضرت ﷺ اور جماعت مؤمنین کے ساتھ رہی وہ ہمیں اُس کی ہستی کا جیتا جاگتا اور چمکتا ہوا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ یہ اللہ کی عجیب قدرت ہیکہ جب قریش جنگ کے ارادہ سے مکہ سے نکلے تو اُنہوں نے کعبہ میں جا کر ان الفاظ میں دُعا کی:

''اے خدا ہم دونوں فریقوں میں سے جو گروہ حق پر قائم ہے اور تیری نظر میں زیادہ شریف اور زیادہ افضل ہے تُو اُس کی نصرت فرما۔ اور دوسرے کو ذلیل و رسوا کر''

(طبری ص 1288۔ ابن سعد جلد2 ص7۔ بحوالہ سیرت خاتم النبیین ص351)

اِدھر آنحضرت ﷺ نے بھی اللہ کے حضور ان الفاظ میں دُعا کی:

''اے میرے مولا یہ لوگ تکبر و غرور سے بھرے ہوئے تیرے دین کے مٹانے کے لئے آئے ہیں تُو اپنے وعدہ کے موافق اپنے دین کی نصرت فرما''

(ابنِ ہشام و طبری۔ بحوالہ سیرت خاتم النبیین ص358)

اب میدان کارزار کو دیکھئے۔ ایک طرف ہزار افراد پر مشتمل لشکر جرار ہے تو دوسری طرف تین سو سے کچھ زیادہ مردان خدا کھڑے ہیں۔ ایک طرف جنگی ساز و سامان سے لیس اور جنگی فنون میں مہارت رکھنے والے لوگ ہیں تو دوسری طرف بے سروسامان محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہیں جن میں سے اکثر جنگی مہارت سے بھی نا آشنا ہیں بلکہ بعض تو ابھی جواں سال ہی ہیں۔

ان حالات کے باوجود آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب کے شامل حال ایسی نصرت الٰہی رہی کہ صرف اس ایک موقعہ کی نصرت الٰہی ہستی باری تعالیٰ کا ایسا بیّن اور محکم ثبوت ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور ثبوت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔

وہ کس کا تصرف تھا جس کی وجہ سے کفار کو مسلمانوں کی شکل میں اپنی موتیں اور ہلاکتیں نظر آرہی تھیں، وہ کس کی نصرت تھی جس کی وجہ سے کفار کو مسلمانوں کا لشکر باوجود چھوٹا ہونے کے بڑا نظر آرہا تھا اور مسلمانوں کو کفار کا لشکر باوجود بڑا ہونے کے چھوٹا نظر آرہا تھا۔ وہ کس کی دسترس تھی کہ اِدھر آنحضرت ﷺ نے ''شاھت الوجوہ'' کہہ کر ریت کی ایک مُٹھی کفار کی طرف پھینکی اور اُدھر آندھی کا ایسا جھونکا آیا کہ کفار کی آنکھیں، مہنہ اور ناک ریت اور کنکر سے بھرنے شروع ہوئے اور اس کے ساتھ ہی آنحضرت ﷺ کی آواز پر مسلمانوں نے یکدم ایسا حملہ کیا کہ کفار پسپا ہو کر شکست خوردہ ہو گئے۔

آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ

منجانب:
ڈیکو بلڈرز
حیدر آباد۔
آندھرا پردیش

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070

یہ خدائی فرشتوں کی فوج ہے جو ہماری نصرت کو آئی تھی۔

پھر جو کفار کے سرداروں اور عمائد کا حال ہوا اُس سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔

پس کیا اس عظیم ثبوت کے ہوتے ہوئے بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ خدا کا وجود مشکوک ہے۔اگر کوئی ایسا کہے تو یقیناً اُس کے مقدر میں بدبختی اور بے نصیبی ہے جو اُس کو ایسے عظیم ثبوتوں پر بھی غور کرنے سے باز رکھتی ہے۔

پھر ذرا حُنین کے واقعہ کی طرف نظر دوڑایئے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَلَقَد نَصَرَ کُمُ اللہ فِی مواطِنَ کَثِیرَۃٍ وَیَومَ حُنَین (التوبہ:9/25)

یقیناً اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور خاص طور پر حنین کے دن بھی۔

آنحضرت ﷺ ایک بڑی جماعت کے ساتھ حجاز کی ایک وادی میں سے گذر رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک دشمن قبیلہ نے تیروں کی ایک باڑ ماردی اور مسلمانوں کے حلیف اس غیر متوقع حملہ سے گھبرا کر پیچھے ہٹے۔ساری اسلامی فوج میں کھلبلی مچ گئی۔اونٹ،گھوڑے،خچر اور گدھے مع اپنے سواروں کے مہنہ موڑ کر بے تحاشہ بھاگنے لگے۔دشمن نے یہ نظارہ دیکھا تو گرجتا ہوا آگے بڑھا اور بھاگتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش برسانا شروع کر دیا۔آنحضرت ﷺ نے اپنے اردگرد نظر ڈالی تو میدان صاف پایا۔کوئی نظر آتا ہے تو دشمن جو ایک طوفان عظیم کی طرح سامنے سے اُمڈا چلا آرہا ہے۔مگر آپ پہاڑ کی طرح اپنی جگہ قائم رہتے ہیں اور اپنے گھوڑے کو زور سے ایڑی لگا کر یہ للکارتے ہوئے دشمن کی طرف آگے بڑھتے ہیں کہ:

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

اس للکار کا آپ کے مہنہ سے نکلنا تھا کہ کہ مسلمان گرتے پڑتے مارتے کاٹتے پھر اپنے آقا کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور آن کی آن میں دشمنوں کی صفوں کو بکھیر کر رکھ دیتے ہیں۔

یہ تھی وہ الٰہی نصرت جس کا سورۃ توبہ کی مذکورہ آیت میں ذکر ہے۔

پس یہ غیبی نصرت کسی ایٹمی یا نیوکلیائی طاقت کی تھی یا اُس خدائے واحد کی جس نے چپہ چپہ پر اپنے اس پیارے نبی کی تائیدونصرت کی اور ’’کتب اللہُ لاغلبن انا ورُسُلی ‘‘والی حقیقت کو آپ کی زندگی کے لمحہ لمحہ میں پورا کر کے اپنی ہستی کا ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچایا۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’کس قدر خوشی اور اُمید کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسی دنیا میں بھی ملتی ہے اور اسی دنیا میں نصرت اور تائید کا ملنا آخرت کی نصرت پر ایک قوی دلیل ہے۔اور پھر یہ بھی کہ یہ نصرت اور تائید ہر مومن مخلص کو ملتی ہے۔اگر صرف انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ مخصوص ہوتی تو البتہ عام مومنوں کے لئے کس قدر دل شکن بات ہو سکتی تھی۔مگر خدا کا یہ کس قدر احسان ہے کہ فرمایا ہے اِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَاوَالَّذِینَ اٰمَنُوا فِی الحَیٰوۃِالدُّنیَا (یعنی ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی اس دنیا میں مدد کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ کے ماموراور مرسل اسی دنیا میں اللہ کی تائیدات سے حصہ لیتے ہیں اور یہ نصرت عجیب عجیب طور پر اپنا ظہور کرتی ہے کیونکہ اس نصرت سے اللہ کی ہستی کا ثبوت، مامور من اللہ کی صداقت اور اللہ کے دوسرے وعدوں کی تصدیق کی ایک دلیل ہوتی ہے اور ایک عظیم الشان حجت ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے قائم کی جاتی ہے۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد3 ص25-524)

احباب کرام!

خدا تعالیٰ کی ہستی ازل سے ہے اور ابد تک قائم ہے۔وہ زمان ومکان کی قیود وحدود سے بالا ہے۔اس لئے یہ ممکن نہیں کہ گزشتہ زمانوں میں تو وہ اپنی تائید و نصرت کے ذریعہ مومنین کے لئے اپنی ہستی کا ثبوت فراہم کرتا رہا لیکن موجودہ زمانہ میں اپنے پیاروں کو کوئی ثبوت عطا نہ کرے۔ہر زمانہ کے لوگوں کا یہ حق ہے کہ علاوہ اور ثبوتوں کے اللہ کی تائیدونصرت کا ثبوت بھی اُن کے لئے ظاہر ہو۔

چنانچہ ہستی باری تعالیٰ کے اس عظیم الشان ثبوت کا سلسلہ اس دور میں بھی ظاہر ہوا اور ظاہر ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ سعید روحوں کی تسکین کے لئے قیامت تک ظاہر ہوتا رہیگا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے خادم ،آپ کے غلام اور ظل کامل آپ ﷺ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے طور پر مبعوث ہوئے۔آپ کے دعویٰ سے لیکر آپ کے وصال تک اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت اور آپ علیہ السلام کی صداقت کا نشان قدم قدم پر آپ کی تائیدونصرت فرماتے ہوئے ظاہر کرتا رہا۔قلمی جہاد کا میدان تھا یا مناظرہ کا،اقدام قتل کے مقدمات تھے یا آسمانی آفات کی ساعات۔ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت آپ کے حق میں ایک عجیب کیفیت کے ساتھ ظاہر ہوتی رہی۔جس سے جہاں یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کا وجود برحق ہے وہاں ہستی باری تعالیٰ کی عظیم شہادتیں بھی قائم ہوگئیں۔

ایک گمنام گاؤں کا رہنے والا ایک بے سر وسامان شخص اُٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے مجھے اپنے نام کا جلال قائم کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔دنیا اس کا انکار کرتی ہے اور ہر مذہب وملت کے لوگ اپنے پورے لاؤ ولشکر کے ساتھ اُس کے خلاف میدان میں اُترتے ہیں۔اور اپنی طاقت کے گھمنڈ میں یہ سمجھتے ہیں کہ بس ایک آن کی آن میں اِسے صفحہ دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹادیں گے۔وہ اُسے ایک ’’بھنبھنانے وال مچھر‘‘ اور پانی کا بلبلہ سمجھتے ہیں مگر باری تعالیٰ اُس سے یوں مخاطب ہوتا ہے:

’’دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردیگا‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

پھر یہ سچائی دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتی ہے اور اس برگزیدہ کی قائم کردہ جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔آخر وہ کون ہے؟ کس کی ہستی کا غیبی ہاتھ ہے جس نے خاک کو ثریا بنا دیا اور ایک گمنام کو مرجع خواص بنا دیا؟

کیا خدائے واحد ویگانہ ذوالمجد والعطاء کے سوا کوئی اور؟

صرف دومثالیں وقت کی رعایت سے عرض کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ نے جن زور آور حملوں سے آپ کی سچائی کو ظاہر کرنے کا وعدہ کیا تھا ان میں سے پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہونے والی وباء ’’طاعون‘‘ بھی تھی۔جو آپ کے زمانے میں ظاہر ہوئی تھی۔اس سے حفاظت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا:اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَن فِی الدَّارِلِنَجعَلَہٗ آیۃً لِلنَّاسِ۔(18اکتوبر1902 کاالہام)

میں اُس شخص کی جو اس گھر میں ہے حفاظت کروں گا اور اسے لوگوں کے لئے نشان بناؤں گا۔

حضرت مسیح موعودؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

’’خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھائے سواُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا، وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلائے۔‘‘

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 ص2)

1902 میں طاعون کی یہ آسمانی آفت ظاہر ہوئی اور 1907 تک اس کا بے حد زور رہا۔اس زمانہ میں طاعون ہلاکت اور بربادی کا پیغام لیکر آئی تھی گویا قیامت کا نمونہ تھا۔لوگوں کو اپنے مردے دفنانا مشکل ہو رہا تھا آپ کے مخالفین کے گھروں میں طاعون کے جراثیم اپنا کام کررہے تھے لیکن آپ علیہ السلام کے گھر میں داخل ہونے سے انہیں اللہ نے روک دیا تھا۔

آپ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی تائیدونصرت پر اس قدر یقین تھا کہ جب مولوی محمد علی ان دنوں میں بیمار ہوئے اور یہ محسوس کیا گیا کہ شاید ان پر طاعون کا کوئی اثر ہے تو آپؑ تشریف لائے اور مولوی صاحب کی نبض پر ہاتھ رکھا اور فرمایا:

’’اگر اس مکان میں آپ کو طاعون ہوجائے تو میں جھوٹا‘‘

حضور کا یہ فرمانا تھا اور نبض پر ہاتھ رکھنا تھا کہ مولوی صاحب کی تکلیف اُسی وقت جاتی رہی اور بخار بالکل اُتر گیا۔

اسی یقین اور اعتماد کی وجہ سے آپ نے گورنمنٹ کی طرف سے تیار کردہ ٹیکہ لگوانے سے بھی اپنی جماعت کے افراد کو روک دیا۔چنانچہ اللہ نے اپنی تائیدونصرت کا ایسا جلوہ دکھایا کہ غیر معمولی طور پر وہ لوگ جو سچے دل سے آپؑ کے پیرو تھے اور آپ میں محو تھے اس ہلاکت سے محفوظ رہے۔

(مفہوماً بحوالہ مضمون انی احافظ۔۔ ازچوہدری ظہور احمد صاحب۔ مندرجہ الفضل انٹرنیشنل 24-18 مئی 2007)

قارئین کرام! اب غور کیجئے اور بتایئے کہ کیا یہ عظیم الشان نصرت اور حفاظت خدا تعالیٰ کی ہستی کا بیّن ثبوت نہیں ہے؟ اگر خدا تعالیٰ کا کوئی وجود ہی نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس کے بل بوتے پر طاعون سے محفوظ رہنے کی پیشگوئی کی اور وہ من وعن پوری بھی ہوئی۔کیا اس عظیم نصرت وحفاظت میں کسی انسانی ہاتھ کے دخل کا شائبہ بھی کہیں نظر آتا ہے۔

پھر ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اقدامِ قتل کا مقدمہ کیا گیا۔اسکی مختصر تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ عبدالحمید نام کا ایک آوارہ شخص جو دنیوی فوائد حاصل کرنے کے لئے مذہب تبدیل کرتا رہتا تھا ایک بار قادیان آیا اور بیعت کرنے کی کوشش کی لیکن اُسے کامیابی نہیں ملی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی فراست سے اُس کی آوارہ طبیعت کے پیش نظر قادیان میں اُس کا رہنا گوارا نہ کیا اور اُس کو چلتا کیا گیا۔قادیان سے وہ سیدھا امرتسر ڈاکٹر مارٹن کلارک کے پاس پہنچا۔اُس کے حالات معلوم کر کے ڈاکٹر مارٹن کلارک نے غنیمت خیال کیا اور جو منصوبہ اُس کے ذہن میں حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف تھا اُس کے متعلق دوسرے مذہبی رہنماؤں سے مشورہ کر کے عبد

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

الحمید کو لالچ اور خوف دلا کر اس بات کے لئے آمادہ کیا کہ وہ عدالت میں بیان دے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اُسے اس لئے بھیجا تھا کہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کو پتھر مار کر ہلاک کر دے۔

امرتسر کے ڈپٹی کمشنر کے سامنے بیانات لکھوائے گئے اور یکم اگست 1897 کو حضرت اقدسؑ کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک اور اُس کے ساتھی ہر روز اس نظارہ کو دیکھنے ریلوے اسٹیشن جاتے تھے کہ مرزا صاحب کے ہاتھ میں ہتھکڑی لگی ہوگی اور پولیس کی حراست میں گاڑی سے اُتریں گے۔ لیکن خدا کی قدرت کہ وارنٹ گرفتاری کئی دن گزرنے کے باوجود گورداسپور نہ پہنچ سکا۔ ایک ہفتہ کے بعد مجسٹریٹ کو اس غلطی کا احساس ہوگیا کہ دوسرے ضلع کے باشندہ کے خلاف وارنٹ بھیجنا قانوناً درست نہیں۔ اس لئے مسل ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس آگئی۔ اس ڈپٹی کمشنر کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی کہ یہ مقدمہ مشتبہ ہے۔ اس لئے باوجود مارٹن کلارک اور اُس کے وکیل کے اصرار کے اُس نے وارنٹ کی جگہ سمن جاری کر دیا۔

10 اگست 1897ء کو بٹالہ میں بیانات ہوئے ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی مارٹن کلارک کی طرف سے گواہی دی اور الزامات لگائے۔ اس موقعہ پر مولوی موصوف نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے کرسی بھی طلب کی تھی لیکن بدلے میں سوائے پھٹکار کے کچھ نہ ملا۔ گواہی کے بعد یہ عدالت کے باہر کرسی پر بیٹھ گئے تو وہاں سے بھی ان کو اُٹھا دیا گیا۔ پولیس کے کمرہ میں کرسی پر بیٹھے تو وہاں سے بھی اُٹھا دئے گئے۔ عدالت کے باہر ایک شخص نے چادر لیکر زمین پر بیٹھے تو اُس شخص نے یہ کہہ کر نیچے سے چادر کھینچ لی:

"مسلمان ہو کر اور سرغنہ کہلا کر ایسی دروغ گوئی"

13 اگست کو جب مقدمہ کی کاروائی ختم ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصرت کے لئے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے دل میں تصرف الٰہی شروع ہوگیا۔ بٹالہ کے اسٹیشن پر گورداسپور کی گاڑی کا انتظار کر رہے تھے اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک بے تابی سے ٹہل رہے تھے۔ ان کے ریڈر غلام حیدر نے دریافت کیا تو جواب دیا:

ہم اس مقدمہ سے بہت سرگردان ہیں ہم جس طرف نگاہ کرتے ہیں ہم کو مرزا صاحب نظر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ "انصاف جو تمہاری قوم کا خاصہ ہے اُس کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا"۔ علاوہ ازیں ہمیں اس استغاثہ میں عداوت اور خصومت کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ کیا طریق اختیار کیا جائے جس سے اصل حقیقت منکشف ہو جائے۔ غلام حیدر صاحب نے مشورہ دیا کہ عبدالحمید کو پولیس کے قبضہ میں دیں تو اصل حقیقت کھل سکتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تو عبد الحمید نے کچھ آنا کانی کے بعد سچا بیان دیا۔ وہ پولیس کے کپتان کے پاؤں پر گر پڑا اور زار زار رونے لگا اور کہا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا ہے جو مجھ سے ڈرا دھمکا کر اور لالچ دے کر دلوایا گیا تھا۔ مجھے مرزا صاحب نے ڈاکٹر مارٹن کلارک کو مارنے کے لئے ہرگز نہیں بھیجا۔

23 اگست کو عبدالحمید کے اس بیان کی بنیاد پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بری کر دیا اور آپ عزت و وقار کے ساتھ واپس تشریف لائے۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کا پاک الہام "اِنّی مُھِینٌ من اَرَادَ اِھَانَتَکَ" بھی پورا ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مقدمہ میں پانچ غیبی فعلوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"اب یہ پانچ فعل جو ظہور میں آئے یہ دانشمندوں کے لئے سوچنے کے لائق ہیں کہ یہ کس کا کام ہے؟ عقلمند سوچ لیں کہ جب یہ مقدمہ میرے پر سرکار کی طرف سے دائر ہوا تھا اور ایک خطرناک مقدمہ تھا اور میری ذلت کے لئے ہر طرف سے لوگ زور دے رہے تھے۔ تو ایسی حالت میں کس طاقت عظمیٰ نے مجھے عزت دی اور محمد حسین کو سخت ذلیل کیا اور کلارک کو بھی نہایت سبکی اور ندامت پہنچائی۔"

مزید فرماتے ہیں: "کیا یہ فعل خدا کا ہے یا انسان کا؟ کیا خدا کی تائید کے بجز اس کے کوئی اور بھی معنی ہیں کہ خدا نے مخالفوں میں پھوٹ ڈال دی اور حق کو ظاہر کر دیا اور جو میرے ذلیل کرنے کے درپے تھا اُسکو حاکم اور خلق کے ذریعہ سے ذلت پہنچائی۔"

(کتاب البریۃ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 33)

ڈپٹی کمشنر کپتان ڈگلس صاحب بعد میں اُس تصرف الٰہی کا ذکر کرتے تھے جو اللہ نے آپ کے دل پر اپنے مامور کے حق میں اپنی تائید ظاہر کرنے کے لئے کیا تھا۔ آپ بتاتے تھے:

"مرزا صاحب کی عظیم شخصیت اور راست گوئی اور معصومانہ انداز کا مجھ پر اس قدر اثر تھا کہ میں یہ یقین ہی نہیں کر سکتا تھا کہ مرزا صاحب نے عبدالحمید کو ڈاکٹر صاحب کے قتل کرنے کے لئے بھیجا ہوگا"

(بحوالہ حیات طیبہ ص 177 سے آگے)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہوتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یہ ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں متعدد بار تو ظاہر ہوا ہی۔ آپ کے خلفاء اور افراد جماعت اور مبلغین کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے اس ثبوت کو بار ہا ظاہر فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک دو فی صد بیان کرنے کے لئے بھی وقت نہیں ہے صرف دو مختصر واقعات پیش کروں گا۔

حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم مبلغ اسلام ایک بار پاڈانگ، انڈونیشیا میں ہالینڈ کے ایک عیسائی سے اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں گفتگو کر رہے تھے جسے سننے کے لئے بکثرت لوگ جمع تھے اسی اثناء میں موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ اس علاقے میں یہ معمول ہے کہ جب بارش شروع ہو جائے تو کئی کئی گھنٹے مسلسل برستی رہتی ہے اور رُکنے کا نام نہیں لیتی۔

تبلیغی گفتگو میں جب مخالف مباحث دلائل سے عاجز آ گیا تو اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے اچانک یہ عجیب وغریب مطالبہ کر ڈالا کہ اگر واقعی تمہارا مذہب اسلام سچا ہے تو ذرا اپنے اسلام کے خدا سے کہئے کہ وہ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھائے اور اس موسلا دھار بارش کو اسی وقت بند کر دے۔

بظاہر اُس نے اپنے زعم میں ایک ناممکن بات کا مطالبہ کیا تھا۔ اور بارش کو معمول پر قیاس کر کے اسے یقین ہوگا کہ ایسا ہرگز نہ ہو سکے گا۔ لیکن خدا نے اس موقعہ پر خدائی غیرت اور تائید الٰہی کا ایک حسین کرشمہ دکھایا۔

حضرت مولانا صاحب نے اپنے زندہ خدا پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے بڑی پُر اعتماد اور جلالی آواز میں بارش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"اے بارش تُو اس وقت خدائی حکم سے تھم جا اور اسلام کے سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دے"

اسلام کے قادر و توانا زندہ خدا پر قربان جائیے کہ ابھی چند منٹ بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ موسلا دھار بارش خلاف معمول تھم گئی اور سب حاضرین اللہ تعالیٰ کے اس عظیم نشان پر انگشت بدنداں رہ گئے۔

(مفہوم بحوالہ میدان تبلیغ میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات)

ایک اور واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے حال ہی میں امسال عید الاضحی کے خطبہ میں بیان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

ایک مبلغ نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ ایک جگہ میں گیا تو وہاں سخت قحط تھا۔ فصلیں بھی اُن کی تباہ ہو رہی تھیں۔ وہاں کے لوگ نماز استسقاء کے لئے باہر نکل رہے تھے تو میں نے اُن کے امام سے پوچھا کہ کس طرح پڑھاؤ گے۔ اصل طریقہ تو یہ ہے (مبلغ صاحب نے طریق بتایا)۔ تو اس نے (یعنی امام نے) جو غیر احمدی تھا کہا کہ آپ ہی پڑھا لیں۔ تو انہوں نے (یعنی احمدی مبلغ نے) نماز پڑھائی وہ کہتے ہیں کہ اس وقت میری کیفیت یہ ہوئی کہ اے اللہ ابھی کچھ عرصہ قبل 85، 86 احمدیوں نے قربانیاں دی ہیں آج تو یہ نظارہ دکھا دے کہ ان کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ہمیں یہاں ایک بڑی جماعت عطا کر دے ۔ اور اللہ نے پھر یہ عجیب نظارہ دکھایا کہ چمکتی دھوپ میں تھوڑی دیر کے بعد بادل آئے اور بارش ہوئی اور اس علاقہ میں یہ مشہور ہو گیا کہ احمدیوں کی دُعا کی وجہ سے ہماری فصلوں کو نکھار آیا۔ اور وہاں ایک ہزار سے اُوپر بیعتیں ہوگئیں۔

پس میرے پیارے احمدی احباب!

یہ ہیں وہ نظارے جو اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کے ثبوت میں اور احمدیت کی صداقت میں اب بھی دکھا رہا ہے ٹھیک اُسی طرح جس طرح اُس نے پہلی الٰہی جماعتوں کے حق میں یہ نظارے دکھائے۔ اب تک بھی اُس نے جماعت پر آنے والی تکالیف اور مصیبتوں کے وقت اپنی تائید و نصرت سے جماعت کا ہاتھ تھاما ہے اور آئندہ بھی وہ اپنی ہستی کے عظیم الشان نشان ہمیں عطا کرتا رہیگا۔ ان شاء اللہ

مجال ہے کسے تمہارے سامنے ٹھہر سکے
بشارت و خلافت و دُعا سے لیس دوستو
قدم قدم پہ جیتنا تمہارا اتہاس ہے
کسی میں اتنا دم نہیں اُمڈتے سیل روک لے
مسافتیں سمیٹ لو چلے چلو بڑھے چلو
خدا تمارے ساتھ ہے خدا تمہارے ساتھ ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بصیرت افروز بابرکت اقتباس پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

"جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اُس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ اُن کو کھا جائے اور ہر ایک دُشمن اُن پر دانت پیستا ہے، مگر وہ جو اُن کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے ۔ ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم نے اُس کو شناخت کیا ۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے ۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں ۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 20)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

ہماری پیاری اماں

(شہاب احمد۔اعجاز احمد۔فرقان احمد۔عمران احمد،زیبا،میسرا اور تمام دیگر عزیزان)

یہ خبر نہایت رنج وغم اور صدمے سے سُنی گئی کہ ہماری پیاری والدہ شمس النسآء عرف چنی بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید محی الدین صاحب مرحوم (ایڈوکیٹ) رانچی مورخہ ۱۸ ستمبر ۲۰۱۰ءعلی الصبح اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہماری والدہ مرحومہ نہایت پر شفقت نرم طبیعت ،کم گو نیک، پرہیز گار اور دُعا گو خاتون تھیں۔ وفات سے ۲ دن قبل تک تمام افراد خانہ ان کے ساتھ تھے۔ طبیعت مختصر علالت کے بعد بہتر ہوئی تاہم دو دن بعد ہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اور والدہ مرحومہ مولیٰ حقیقی کے روبرو حاضر ہوگئیں۔

کیونکہ اماں عرصہ دراز سے بمبئی میں اپنی بہوؤں اور بیٹوں کے ساتھ مقیم تھیں، لہٰذا نماز جنازہ الحق مشن میں ادا کی گئی اور بعد ازاں ان کی وصیت کے مطابق ان کے جسم خاکی کو بذریعہ طیارہ ان کے منجھلے بیٹے فرقان احمد لیکر رانچی پہنچے جہاں پر ان کے بیٹے اعجاز احمد اور شہاب احمد جو کاروبار کے سلسلہ میں ۲ دن پہلے ہی گئے تھے شامل ہوئے۔علی گڑھ سے ان کی بیٹیاں اور تمام بچے شامل ہوئے۔

مرحومہ کی تدفین ان کے آبائی قبرستان میں ان کے شوہر مرحوم محی الدین صاحب کی قبر کے ساتھ ہوئی۔مرحوم سید محی الدین صاحب موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کا یادگاری کتبہ مرحوم حضرت میاں وسیم احمد صاحب کے نام سے موجود ہے۔

تدفین کے وقت ان کے تینوں بیٹوں بہوؤں اور بیٹیوں کے علاوہ ایک خاطر خواہ تعداد غیر از جماعت عزیزان اور بہت بڑی تعداد جماعت کے افراد کی بھی موجود تھی۔

علاوہ ازیں تقریباً ۲۰۰ فون اماں کی تعزیت کیلئے آئے اور اب تک آرہے ہیں۔

ہمارے والد مرحوم کی شخصیت پر ہماری والدہ مرحومہ کی گہری چھاپ تھی۔ والد صاحب کی جماعتی خدمات کا وہ بار بار ذکر کرتی تھیں۔اور جماعت سے ان کے والہانہ پیار اور عقیدت کا اکثر تذکرہ رہتا تھا۔ اور اپنے بچوں کو بھی جماعت سے منسلک رہنے کی ہمیشہ تلقین کرتی تھیں۔

ہمارے والد صاحب جن کو ان کی قانونی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں سرکار انگلشیہ نے خان بہادر کے خطاب سے نوازا تھا بارسوخ شخصیت تھے اسمبلی کے رکن بھی رہے اور انگریز اخبار سنیٹل کے ایڈیٹر بھی تھے۔ لہٰذا جماعتی امور میں اللہ تعالیٰ نے انہیں خوب خدمت کا موقعہ دیا اور خلیفہ وقت کے ارشاد پر جماعتی پراپرٹی کے مقدمات کی پیروی اور بازیابی میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت کامیابی دی۔

حضور نے ازراہ شفقت انجمن احمدیہ کے ممبر کی منظوری دی۔جس وقت ابا احمدی ہوئے تو اس کا چرچا اور مخالفت اخبارات اور مقامی طور پر بہت شدت سے ہوئی۔ایسے مشکل دور میں تمام رانچی میں افراد خانہ اور خصوصاً اماں نے حد درجہ اخلاقی حوصلہ کا ثبوت دیا۔ والد صاحب نے خلیفہ وقت کی منظوری سے رانچی میں ایک نہایت کامیاب کانفرنس کا انعقاد کر کے جماعت کو اعلیٰ سطح پر روشناس کرایا۔اس زمانے میں آشیانہ یعنی ہمارے آبائی گھر نے محض للہ جماعت کے مشن و مرکز کا کردار ادا کیا۔

اس وقت گھر میں خوب چہل پہل رہتی تھی جماعتی مہمانوں کی کثرت تھی ان سب کا مکمل خیال رکھنا اماں کے ذمہ تھا اماں نے یہ ذمہ داری نہایت خندہ پیشانی اور خوش اسلوبی سے ادا کی اور کبھی ماتھے پر بل نہ آیا۔ والد صاحب مرحوم اماں کی اس اخلاقی خوبی کو بڑی تحسین کی نظر سے دیکھتے تھے۔

آشیانے میں محض للہ اللہ کے فضل سے اور ابا کے اسرار پر متعدد مبلغین کرام مع فیملی مقیم ہوئے۔ تمام خواتین اور بچوں سے اماں کا بہت شفقت آمیز سلوک رہتا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم دو بار رانچی تشریف فرما رہے۔اور ابا خاص طور پر بہت خوش ہوتے اور میاں صاحب مرحوم کے آنے سے قبل اماں کو ان کی تواضع اور مہمان نوازی کی خاص تاکید کرتے جس کو اماں بخوبی نبھاتی تھیں اور اس کو باعث سعادت سمجھتی تھیں۔

ایک واقعہ کا اماں بہت والہانہ انداز میں اکثر ذکر کرتی تھیں جو حضرت میاں صاحب مرحوم کا والد اور والدہ صاحبہ سے بہت پیار کے جذبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ کا ذکر ہوگا۔ والدہ صاحبہ بمع شہاب اور فرقان کے جلسہ سالانہ شرکت کیلئے حاضر ہوئیں۔تاہم مہمانان کرام کی وافر تعداد کی وجہ سے رہائش کے انتظام کے تعلق سے پریشان کھڑی تھیں کہ حضرت میاں صاحب مرحوم کو اطلاع ہوئی خود تشریف فرما ہوئے اور حضرت اماں جانؓ کے کمرہ کی چابی نکال کر دیتے ہوئے پُرتبسم بولے کہ یہ بہت مبارک کمرہ ہے۔آپ آرام سے اس میں رہائش پذیر ہوں۔

اماں نے اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کی شادی بھی قادیان میں کی۔ ہماری اماں کی میرے والد صاحب سے شادی اور بعد ازاں جماعت میں شامل ہونے کے واقعات قابل ذکر ہیں۔ ابا کی پہلی شادی ہماری بڑی اماں یعنی حسینہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔جن سے ٦ بچے تھے۔ابا کی دوسری شادی صالحہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جن سے چار بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ سال ۱۹٦۱ میں جب منجھلی اماں کی وفات ہوئی تو ان کے بڑے بچے کی عمر ۱۰ سال تھی بعد ازاں ابا نے ہماری اماں سے شادی کی جو اس وقت خود کم سن تھیں۔ تاہم منجھلی اماں کے بچوں کو بہت پیار اور محبت سے پالتی اور نگہبانی کرتی رہیں۔میری والدہ خود الٰہ آباد کی تھیں۔والد یعنی ہمارے نانا کا نام علی ارشاد تھا جو وہاں کلکٹریٹ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے تاہم بعض وجوہات کی بناء پر انہیں رانچی سے ہجرت کرنی پڑی جہاں اپنی فیملی کی نگہداشت کیلئے بطور مدرس کام کرنے لگے ہمارے دادا کے ۱۰ بچے تھے اور ہماری اماں ان کی پانچویں اولاد تھیں۔ ابا سے شادی کے بعد وہ بالکل نئے خاندان میں شامل ہوئیں باوجود شروع کی سرد مہری اور لاتعلقی کے بالآخر اور بہت جلد اپنی خاموش طبع، خوش خلقی اور حُسن سلوک سے سب کا دل جیت لیا اور آہستہ آہستہ ہماری بڑی اماں حسینہ بیگم جو بذات خود نہایت ہمدرد لیڈی تھیں ان کی گرویدہ ہوگئیں۔اس شادی سے ہم چھ بھائی بہن پیدا ہوئے جن کے نام شہاب، اعجاز، فرقان، عمران ، زیبا اور میسرا تھے تاہم وہ اپنے اور دوسری اماں اور بڑی اماں کے بچوں میں کوئی امتیاز نہ رکھتی تھیں۔ان کی طبیعت نہایت ملنسار، سادہ لوح اور ذمہ دارانہ تھی۔جس کی وجہ سے گھر کا پورا انتظام اور بچوں کی دیکھ ریکھ ان کی زیر نگرانی رہا۔گھر میں باوجود باافراط نوکروں کے ہر کام وہ خود نہایت تندہی اور ایمانداری سے سپروائز رتی ۔ اپنے اور پرایوں کی نہایت خاموشی سے مدد کرتی تھیں۔ تقسیم کے بعد ان کے تمام عزیز پاکستان منتقل ہوگئے اور دوران تقسیم ہمارے ابّا کے جیل کے ایام میں گذرنے والے دنوں میں بڑی اماں نے نہایت زیادہ ہمدردی اور خوش خلقی سے امّاں کو حوصلہ دیا۔ ہماری اماں کیونکہ اہل تشیع خاندان سے شروع میں تعلق رکھتی تھیں، تاہم احمدی ہونے کے بعد انہوں نے مجلسوں وغیرہ سے کنارا کشی کر لی اور تمام امور پر سختی سے پابند ہوگئیں اور آخر تک پابند رہیں۔تا آخر اماں پابند صوم وصلوٰۃ تھیں ۔تہجد گذار تھیں ، پنج وقتہ نماز اہتمام سے ادا کرتی ۔حج کا بہت اشتیاق تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس تڑپ کو سُنا عمران جدّہ میں مقیم تھے، سو اللہ تعالیٰ نے حج کی مراد کو بھی پورا کیا۔عمرہ بھی دوران قیام کرتی رہیں۔آخر وقت تک صحت اللہ کے فضل سے بہتر رہی۔اکثر دعا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور آخر وقت تک بھی ہاتھ پیر چلتے رہیں لہٰذا باوجود پیرانہ سالی کے، صحت قابل قدر رہی بالآخر تقریباً اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ شدید خواہش مند تھیں کہ سید صاحب مرحومہ کے برابر دفن ہوں۔سو اللہ نے یہ مُراد بھی پوری کی۔آئیے ہم سب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اعلیٰ مقام پر فائز کرے۔آمین۔☆

احمدیہ مرکزی لائبریری کا جدید عمارت میں افتتاح

الحمد للہ کہ احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان سول لائن روڈ پر بنی جدید عمارت میں منتقل ہوگئی ہے۔یوم مسیح موعود کو اس لائبریری کا افتتاح بعد نماز عصر شام ۵ بجے مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے دعا کے ساتھ کیا۔ دعا کے بعد مختصر تعارفی خطاب میں آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی شفقت فرماتے ہوئے لائبریری کی ایک وسیع عمارت قادیان میں تعمیر فرمائی ہے۔اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اس سے استفادہ کریں اور اسے نافع الناس بنائیں۔لائبریری میں مطالعہ کرنے کیلئے بہترین انتظام ہے۔مقالہ وغیرہ لکھنے والوں کیلئے الگ سے کیبن بنائے گئے ہیں۔مستورات کیلئے ریڈنگ رومز کا انتظام ہے۔ لائبریری میں درج ذیل عناوین کی کتب موجود ہیں۔

عربی و اردو سیکشن: قرآن کریم۔تفاسیر علماء جماعت احمدیہ۔تفاسیر علماء غیراز جماعت۔کتب احادیث۔کتب حوالہ جات۔کتب فقہ۔کتف سیرت آنحضرت ﷺ۔کتب سیرت صحابہ و صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین۔سیرت وسوانح معروف اسلامی ہستیاں۔کتب تاریخ اسلام۔کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔کتب خلفاء کرام۔کتب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ کتب علماء سلسلہ۔کتب تاریخ احمدیت۔رپورٹ مجلس مشاورت۔رپورٹ جلسہ سالانہ۔کتب لاہوری جماعت۔کتب بہائیت۔کتب علماء غیراز جماعت۔کتب عیسائیت۔کتب ہندوازم۔کتب سکھ ازم۔کتب لغات۔کتب تاریخ وجغرافیہ۔کتب تصوف عربی۔کتب تاریخ ادب عربی۔کتب عربی ادب۔کتب فارسی نظم ونثر۔کتب اردو ادب نظم۔کتب اردو ادب نثر۔کتب طب۔کتب چلڈرن سیکشن۔

Educational & Religious Books (English Section) Law, Medical, Novel, Prose, Letrature, G.K, Essay, Grammer, Encyclopedia, Economical Law, Computers, Agriculture books, Fine art, Story, Letters Historical Books, Books of Interior Designing, Home Science, Bhuddism, Ahmadiyyat, Islamic Books, Tour & Travels, Christianity, Hinduism

اخبارات و رسائل سیکشن: الحکم۔البدر۔الفضل۔ریویو آف ریلیجنز۔الفرقان۔تشحیذ الاذہان۔مشکوٰۃ۔خالد۔پارٹیشن سے قبل اور بعد کے سیاسی اخبارات بزبان اردو، ہندی، انگریزی وپنجابی۔

اس کے علاوہ طالب علموں واساتذہ کرام کیلئے بھی مفید کتب موجود ہیں۔

اوقات لائبریری: صبح 10 تا ایک بجے۔شام: عصر تا مغرب۔

رابطہ برائے معلومات: 9915304306,8054152313,9872189482

E-mail: amlibraryqadian@yahoo.co.in (ادارہ)

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:5974 میں ذکیہ محمود بنت ملک محمد اسماعیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ لائبریرین عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن امریکہ ڈاکخانہ ۹ میلورن لین اسٹونی برک ۱۱۷۹۰، ضلع نیو یارک صوبہ امریکہ بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ یکم مارچ ۲۰۰۹ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد رہائشی مکان واقعہ ۹ میلورن لین۔ اسٹونی برک نیو یارک۔ زیورات وزن ۱۰ تولہ ان سب کی قیمت 475,000 امریکن ڈالر ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپے جو وصول نہیں کیا۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 1640 امریکن ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ارشد جنجو   الامتہ: ذکیہ محمود   گواہ: رضوان الدین

مسل نمبر:6346 میں خورشید عالم ولد محمد جمال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 24 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی وہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 13.8.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4218 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید ارشد مجید   العبد: خورشید عالم   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:6344 میں ارناس کے کی ولد راکارسی کے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کمپیوٹر ٹیکنیشین عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ جی۔ اے۔ کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 19.8.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی احمد سعید   العبد: ارناس۔ سی۔ کے   گواہ: ایم پی طاہر احمد

مسل نمبر:6345 میں بی فاطمہ زوجہ وی پی مموّ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 68 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کوٹام پرمبا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 24.8.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد 13 سینٹ زمین اور اس میں رہائشی مکان موجودہ قیمت 26 لاکھ روپے اندازاً (۲) 11 سینٹ زمین بمقام پنومٹھم موجوہ قیمت اندازاً ساڑھے پانچ لاکھ روپے منقولہ جائیداد: زیورات طلائی چوڑیاں 5 عدد 40 گرام ہار دو عدد 54 گرام بالیاں 2 جوڑی 18 گرام انگوٹھیاں 2 عدد 6 گرام 22 کیرٹ موجودہ قیمت اندازاً 209450 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 2000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی احمد سعید   الامتہ: کے۔ بی۔ فاطمہ   گواہ: پی احمد ساجد

وصیت نمبر:21111 میں انجو بالا بنت شادی خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن ٹھٹھل ڈاکخانہ ٹھٹھل ضلع اُونہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش وہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 31.12.2009 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرحمٰن   الامتہ: انجو بالا   گواہ: محمد رفیع

وصیت نمبر21112 میں منیرہ کریم زوجہ پی، اے، عبدالکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن ایراپورم ڈاکخانہ ویلاین چیرنگارا ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 17.1209 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ہار اور انگوٹھی 20 گرام قیمت 32100 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی اے عبدالکریم   الامتہ: منیرہ کریم   گواہ: اے، عبدالرحمٰن

مسل نمبر:21113 میں عبدالرب فاروقی ولد عبدالقدوس فاروقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 10.11.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4218 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ڈاکٹر انور احمد تنویر   العبد: عبدالرب فاروقی   گواہ: ناصر احمد زاہد

وصیت نمبر:21114 میں شیخ مطلوب ولد شیخ مبین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور ڈاکخانہ کود، سونگھڑہ، ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 1.7.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ مختار احمد   العبد: شیخ مطلوب احمد   گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر:21115 میں امۃ الرحمٰن نور شاہ زوجہ سید کمال الدین شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ نوکری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن مانڈھر ڈاکخانہ مانڈھر ضلع رائے پور صوبہ چھتیس گڑھ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 25.11.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/1800 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ناصر احمد   الامتہ: امۃ الرحمٰن نور   گواہ: سید کمال الدین شاہ

وصیت نمبر:21116 میں انور حسین ولد عبدالقادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی وہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 9.1.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ضیاالدین   العبد: انور حسین   گواہ: عبدالعلیم آفتاب

وصیت نمبر:21117 میں رشیدہ بیگم زوجہ رحمت علی ڈرائیور قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 9.01.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: منقولہ سونے کا ایک کوکا قیمت -/300 روپے۔ حق مہر -/5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں

گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رحمت علی　　الامتہ: رشیدہ بیگم　　گواہ: قریشی محمد رحمت اللہ

وصیت نمبر:21118 میں ایم امیر علی ولد محمد کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلیڈا کخانہ کڑتور۔ تیوا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10-1-8 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد کوڑتور میں 18 سینٹ زمین مع مکان قیمت 7 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت -/5000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی شفیق احمد　　العبد: ایم امیر علی　　گواہ: محمد سلیم

وصیت نمبر:21119 میں وسیم احمد ولد مکرم ریاز محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10-02-01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/100 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: طارق محمود　　العبد: وسیم احمد　　گواہ: شریف احمد

وصیت نمبر:21121 میں ثروت نور زبنت نور محمد شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن چھتراک محلّہ ڈاکخانہ پورانہ بازار ضلع بھدرک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 16.11.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور احمد شاہ صاحب　　الامتہ: ثروت نور　　گواہ: محمد معراج علی

وصیت نمبر:21122 میں قرۃ العین بنت نور محمد شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن چھتراک محلّہ ڈاکخانہ پورانہ بازار ضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 16.11.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: نور محمد شاہ احمدی　　الامتہ: قرۃ العین　　گواہ: محمد معراج علی

وصیت نمبر 21123 میں بیبی تبسم زوجہ محمد ریاض صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن نجیب آباد ڈاکخانہ نجیب آباد ضلع بجنور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 2.4.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: مہر بذمہ خاوند 5000 روپے۔ زیورات نتھی۔ لونگ، چاندی کی انگوٹھی کل قیمت 510 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مجیب اللہ خان　　الامتہ: بیبی تبسم　　گواہ: ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر 21124 میں محمد ریاض ولد عبد الوہاب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ بیعت 2008ء سال ساکن نجیب آباد ڈاکخانہ نجیب آباد ضلع بجنور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 2.2.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقول وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری -/1500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: حمید اللہ خان　　العبد: محمد ریاض　　گواہ: بشیر احمد خادم

وصیت نمبر:21125 میں ایم عبد الجبار ولد مرحوم کے پی محی الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن میلاپالم ڈاکخانہ میلاپالم ضلع ترونل ویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 15.1.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: Tirunelveli ضلع میں Sankarankor میں میرے بھائی محمد شمس الدین صاحب نے گھر خریدا تھا جس میں ہم آٹھ بھائیوں کے حقوق مساوی ہیں اس گھر کی موجودہ قیمت تیس لاکھ روپے ہے۔ خاکسار کا اس میں آٹھواں حصہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از -/10295 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: S.M.S صدق عبد القادر　　العبد: ایم عبد الجبار　　گواہ: ایس عبد القادر

وصیت نمبر:21126 میں آمنہ بیگم زوجہ ایم عبد الجبار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن میلاپالم ڈاکخانہ میلاپالم ضلع ترونل ویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 15.1.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیورات طلائی: بالی دو عدد انگوٹھی دو عدد کل وزن 8 گرام قیمت 15 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم عبد الجبار　　الامتہ: اے آمنہ بیگم　　گواہ: ایس عبد القادر

وصیت نمبر:21127 میں محمد کلیم پونچھی زوجہ عبد الطیف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن شیندرہ ڈاکخانہ شیندرہ ضلع پونچھ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 2.1.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک رہائشی مکان بمقام قادیان قیمت 3 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: سید ارشد مجید　　العبد: محمد کلیم پونچھی　　گواہ: منیر احمد ساجد

وصیت نمبر 21128 میں جمال دین ولد نبی بخش صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 70 سال تاریخ بیعت: 1994 ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 30.10.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد مکان رہائشی مع زمین ایک کنال خسرہ نمبر (1-1)240/1/ موضع بھینی بانگر قیمت 10 لاکھ۔ دو عدد دودھ دینے والی بھینسیں قیمت 60 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 3000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: محمد انور　　العبد: جمال دین　　گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر 21129 میں جمیلہ بی بی زوجہ جمال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 30.1.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد چاندی کی دو انگوٹھیاں وزن 50 گرام قیمت 1000 روپے۔ ناک کا پھول ایک عدد، طلائی وزن 250 ملی گرام۔ قیمت 2500 روپے ایک عدد طلائی چین قیمت 3000 روپے۔ بعوض حق مہر بذمہ خاوند نے ایک عدد بھینس دی ہے جس کی قیمت 30 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: محمد انور　　الامتہ: جمیلہ بی بی　　گواہ: جمال دین

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یکم دسمبر 2010ء بوقت 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن میں مندرجہ ذیل افراد کا نماز جنازہ غائب پڑھایا: ☆......**مکرم حکیم محمد افضل فاروقی صاحب۔(اوچ شریف ضلع بہاولپور)**۔15/جون 2010ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے مقامی جماعت میں بحیثیت سیکرٹری مال اور صدر جماعت 45 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔

☆......**مکرم رانا مسعود احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب)۔اوکاڑہ**۔4/اکتوبر 2010ء کو طویل علالت کے بعد 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم انتہائی شریف النفس اور دعا گو انسان تھے۔دعوت الی اللہ اور مالی تحریکات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔اوکاڑا شہر کے مشن ھاؤس اور مسجد کی تعمیر میں بھی معیاری قربانی پیش کرنے کی توفیق پائی۔آپ کو لمبا عرصہ بطور صدر جماعت 32/RA اور نائب امیر ضلع اوکاڑا خدمت کی توفیق ملی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/3 حصے کے موصی تھے۔

☆......**مکرم محمد حنیف بٹ صاحب۔(کنری۔سندھ)**

15/مئی 2010ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ محمد آباد اسٹیٹ کی ورکشاپ میں بطور مکینک کام کرتے رہے۔آپ کو فرقان فورس میں بھی خدمت کا موقع ملا۔کنری میں بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق پائی۔بہت مہمان نواز، مخلص، ایماندار اور ہر دلعزیز انسان تھے۔کنری میں کلمہ مہم کے دوران مہمانوں کے کھانے پینے اور رہائش کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔غیر احمدی احباب کے ساتھ بھی بہت اچھے تعلقات تھے۔آپ مکرم مبارک احمد عارف صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔

☆......**مکرم ملک احمد شیر صاحب (آف انڈونیشیا)**

5/نومبر کو دل کا دورہ پڑنے سے وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے پاکستان میں قائد خدام الاحمدیہ، صدر محلّہ، سیکرٹری مال اور قائد انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔2003ء سے انڈونیشیا میں مقیم تھے۔انتہائی نیک سیرت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، سادہ مزاج اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔انڈونیشیا اور پاکستان میں کئی مساجد کی تعمیر میں مالی قربانی کی توفیق پائی۔گھر میں بھی ایک چھوٹی سی مسجد اور لائبریری بنائی ہوئی تھی۔آپ نے پسماندگان میں عمر رسیدہ والدہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......**مکرم چوہدری عبد الوہاب صاحب۔(اسلام آباد)**

7/ستمبر 2010ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے جماعت اسلام آباد میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور ناظم انصار اللہ ضلع کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔چندوں میں باقاعدہ اور نظام جماعت کی پوری اطاعت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔آپ مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔

☆......**مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب (ابن مکرم بدر الدین صاحب۔فیض اللہ چک گورداسپور)۔کینیڈا**۔ایک لمبا عرصہ سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار رہنے کے بعد 16/اکتوبر 2010ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ لمبا عرصہ ساہیوال میں مقیم رہے اور وہاں احمدیوں پر جو مقدمہ قائم کیا گیا تھا اس میں شامل تھے۔آپ کو اس کیس کی وجہ سے لمبا عرصہ روپوشی کی زندگی گزارنی پڑی۔1990ء میں بیرون ملک ہجرت کر گئے اور کینیڈا میں رہائش پذیر تھے۔مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔خلافت سے بڑا گہرا تعلق تھا۔علم دوست اور نہایت مخلص وفا شعار انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم لئیق احمد عابد صاحب (ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید) کے بڑے بھائی تھے۔

☆......**مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری سراج دین صاحب)۔ربوہ**۔25/ستمبر 2010ء کو وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ انتہائی صابر وشاکر اور جماعت کے ساتھ دلی وابستگی رکھنے والی نیک اور پرہیزگار خاتون تھیں۔1974ء اور 1984ء کے پرآشوب حالات میں نا صرف خود ثابت قدم رہیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ جماعت کے ساتھ وفا کی تلقین کرتی رہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

☆......**مکرم وقار احمد صاحب قریشی۔راولپنڈی**۔

5/اگست 2010ء کو مظفر آباد جاتے ہوئے گڑھی دوپٹہ مقام کے قریب بس حادثے میں 29 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نہایت ملنسار، احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہر دلعزیز انسان تھے۔راولپنڈی کے حلقہ مغل آباد میں زعیم خدام الاحمدیہ، نائب قائد اور ناظم اصلاح وارشاد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں والدین کے علاوہ تین بہنیں اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......**مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب مرحوم آف کینیڈا)** 10/جولائی 2010ء کو مختصر علالت کے بعد 66 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ خلافت اور جماعت کے ساتھ ہمیشہ وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......**مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔آسنور کشمیر**۔

24/اگست 2010ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ حضرت محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور حضرت محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ مکرم فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ ناصر آباد کشمیر کی والدہ اور مکرم سید عبد الحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت ربوہ کی ماموں زاد بہن تھیں۔

☆......**مکرمہ رضیہ شمس صاحبہ (اہلیہ مکرم عرفان احمد صاحب)۔لندن**۔آپ اپنی فیملی کے ہمراہ ربوہ گئی ہوئی تھیں کہ 18/اکتوبر 2010ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے 31 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نیک، پاکباز اور مخلص خاتون تھیں۔جلسہ کے ایام میں مہمانوں کا خاص خیال رکھتیں اور دعوت الی اللہ کے کام بڑے شوق سے کرتی تھیں۔خلافت سے آپ کو والہانہ محبت تھی۔پسماندگان میں والدین اور میاں کے علاوہ پانچ سالہ بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔آپ مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی بیٹی تھیں۔

☆......**مکرم محمد رضوان خان صاحب (ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب۔جلالہ شریف ضلع نارووال)**۔یکم اگست 2010ء کو 20 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے والے اطاعت گزار اور مخلص نوجوان تھے۔دعوت الی اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اس معاملہ میں نڈر اور دلیر انسان تھے۔

☆......**مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شریف احمد کلّو صاحب۔کینیڈا)** 9/اکتوبر 2010ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مالی قربانی اور جماعتی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔تبلیغ کا کوئی موقع خالی نہ جانے دیتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

☆......**مکرمہ قیصرہ جہاں صاحبہ (بنت مکرم خلیل احمد صاحب۔کراچی)** 14/ستمبر 2010ء کو 20 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔لجنہ کے مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اور ہر لحاظ سے باصلاحیت تھیں۔مالی قربانی میں پیش پیش رہتیں اور اپنا حصہ آمد اپنی جیب خرچ سے باقاعدہ ادا کیا کرتی تھیں۔

☆......**مکرم رانا عطاء النور عمر صاحب (ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب۔صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)** ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد 6/نومبر 2010ء کو 34 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم نمازوں کے پابند، مہمان نواز، چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے خاص لگاؤ رکھنے والے مخلص نوجوان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

☆......**مکرمہ شمیم اسلام صاحبہ (اہلیہ مکرم سلیم احمد صاحب سرہندی آف واہ کینٹ)** چند ماہ کی علالت کے بعد 3/نومبر 2010ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ہمیشہ اللہ کی رضا پر راضی رہنے والی بہت باہمت، بلند حوصلہ، صاف گو، پیار کرنے والی، ملنسار، مہمان نواز اور زندہ دل خاتون تھیں۔

☆......**مکرم رشید احمد صاحب (صدر جماعت سرائے عالمگیر۔ضلع جہلم)** 10/نومبر کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نہایت نیک، ملنسار، اپنوں اور غیروں سب کا خیال رکھنے والے مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین۔

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں مذاہب عالم امن کانفرنس کا شاندار انعقاد

❁۔ایک ہی اسٹیج پر مختلف مذاہب کے رہنماؤں کی تقاریر۔ ❁۔لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ سے تمام شرکاء کیلئے کھانے کا انتظام

❁۔میڈیا کی وسیع کوریج ☆ تمام بھارت کے نمائندگان شوریٰ کی شرکت

مورخہ ۲۱؍مارچ ۲۰۱۱ء کو مسلم جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ مولانا محمد انعام غوری صاحب کی زیر صدارت ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے بینر تلے مذاہب عالم کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

الحمدللہ ٹھیک ۱۱ بجے جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔تمام مقررین ٹھیک ۱۱ بجے پنڈال میں پہنچ گئے اور پنڈال بھی حاضرین سے کھچا کھچ بھر گیا۔اس جلسہ میں ہندوازم،سکھ ازم،عیسائیت اور اسلام احمدیت کی جانب سے امن کے قیام پر خیالات کا اظہار کیا گیا۔مقررین نے اپنے اپنے مذہب کی رو سے امن کے متعلق تعلیمات بیان کیں۔ اس تقریب میں گیانی مان سنگھ ہیڈ گرنتھی دربار صاحب امرتسر۔ پروفیسر رگھوبیر سنگھ چیئرمین سادھو آشرم ہوشیار پور۔فادر تھامس چیئرمین شانتی بھون بٹالہ۔ ماسٹر رتن سنگھ راجپوت ہوشیار پور۔ترلوک سنگھ باٹھ چیئرمین ضلع پریشد گورداسپور۔ پادری الیاس مسیح گل۔سوامی سروپانند نرمل پنتھ امرتسر۔راج کمار رائے چیف کرسچن ویلفیئر ایسوسی ایشن ہوشیار پور۔حضرت بابا گورونانک دیوجی کی سولہویں نسل سے بابا سکھدیو سنگھ بیدی،شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ممبر جتھیدار گورپندر پال سنگھ گورا، ایس ایس پی بٹالہ گوردیپ سنگھ اور جماعت احمدیہ مسلمہ کی جانب سے گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے خطاب کیا۔

جلسہ کی کاروائی حسب سابق تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو کہ مکرم عبدالوکیل نیاز صاحب نے کی اور اس کا پنجابی ترجمہ بھی آپ نے پیش کیا۔اس کے بعد مکرم ہاشم احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے کلام میں سے نظم ؎ ''بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں'' خوش الحانی سے ترانے کی شکل میں پڑھ کر سنائی۔بعد ازاں محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جلسہ کا انعقاد اس لئے کیا گیا ہے کہ تا کہ مختلف مذاہب کے مذہبی رہنما اپنے اپنے مذہب کی امن اور شانتی کی تعلیم بیان کریں۔آپ نے فرمایا کہ حضرت بانی جماعت قادیان نے آج سے ۱۰۰ سال قبل اس مذاہب عالم امن کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب اللہ کی طرف سے ہے۔ ہر مذہب کی عزت اور احترام کرنا ہمارا فرض ہے۔ایک دوسرے کی عزت سے ہی آپس میں پیار محبت اور امن کی فضاء قائم ہوسکتی ہے۔آپ نے فرمایا کہ انسان نے آج کے اس مادی دور میں بے حد ترقی کر لی ہے وہ چاند تک جا پہنچا ہے۔اور اپنی سہولت کے لئے ہر چیز بنالی ہے۔دنیا ایک خاندان کی طرح سمٹ گئی ہے مگر دُکھ کی بات یہ ہے کہ آج انسان انسان سے ڈر رہا ہے۔ایک انسان دوسرے پر ظلم کر رہا ہے کہیں دھرموں کے جھگڑے ہیں کہیں ذات پات کے جھگڑے ہیں کہیں زبانوں کے اور کہیں ملکوں کے جھگڑے ہیں اس فتنہ اور فساد کے پیچھے دھرم کو ہی استعمال کیا جاتا ہے۔جبکہ کسی بھی دھرم میں نفرت کی تعلیم نہیں ہے بلکہ ہر دھرم امن پیار کی تعلیم دیتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ آج انسان بارود کے ڈھیر پر بیٹھا ہے اور خدا کو بھول گیا ہے۔اس لئے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے قریب ہوں۔ایک دوسرے کے دھرم کو سمجھیں اس کی عزت کریں تا کہ امن قائم ہو۔آپ نے قرآن کی تعلیم بیان فرمائی کہ وہ اہل کتاب کو ایک مشترک بات کی طرف بلاتا ہے جو باتیں ہم میں تم میں ایک ہیں اُن باتوں کو اختیار کرلیں۔گروبانی میں بھی یہی تعلیم بیان ہوئی ہے کہ آؤ ہم اچھی باتوں میں سانجھ پیدا کریں۔بائیبل بھی یہی اعلان کرتی ہے قرآن مجید بھی یہی بتاتا ہے کہ خدا کے مختلف نام ہیں لیکن اس کی ذات ایک ہی ہے۔اسلام خدا کو رب العلمین کے طور پر پیش فرماتا ہے یعنی تمام عالم کا پالنے والا۔ ہر دھرم کی پہلی سیڑھی انسانیت ہے۔U.N.O نے تو آج برابری کا حق دیا ہے لیکن قرآن مجید آج سے چودہ سو سال قبل انسانی برابری کا حکم دیتا ہے آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے لوگو یاد رکھو کہ تم میں سے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں کسی عرب کو عجم پر گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں فضیلت اُسی کو حاصل ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔

اسلام قیام امن کے لئے بڑی واضح تعلیم دیتا ہے۔قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کا ایک نام سلام بھی آیا ہے۔ جس کے معنے سلامتی کے ہیں۔ایک مسلمان جب کسی سے ملتا ہے تو السلام علیکم کہتا ہے،نماز ختم کرتا ہے تب بھی دائیں بائیں سلام کرتا ہے۔اس کے معنے یہی ہیں کہ مسلمان سلامتی کے علمبردار ہیں۔مسلمان وہی ہے جس کی زبان یا ہاتھ سے کسی بھی انسان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کو وہی پیارا ہے جو اس کے کنبے سے پیار کرے۔آخر پر آپ نے جماعت احمدیہ کا ماٹو Love For All , Hatred For None بیان کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔

اس کے بعد آپ نے ڈاکٹر رگھوویر سنگھ چیئرمین سادھو آشرم ہوشیار پور کو دعوت دی۔ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب میں ویدوں کے حوالے سے بتایا کہ اس دنیا کا آغاز دوندوں یعنی آپسی ٹکراؤ کے نتیجہ میں ہوا۔زمانے کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلی آئی ہے۔موجودہ زمانے میں بھی ہر جگہ جدوجہد جاری ہے اور اس کی وجہ خیالات کا چھوٹا پن ہے۔آج ہر انسان سوچتا ہے کہ مجھے کھانے کو ملے دوسرے کو ملے نہ ملے۔طاقتور لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارا حکم چلے۔آج کا انسان اپنے آپ کو کہیں بھی محفوظ نہیں پاتا اور ایسے حالات میں تعمیری کام نہیں ہوسکتے۔ انسان کی ترقی تفکرات میں نہیں بلکہ امن میں ہوتی ہے۔ویدوں میں ہے کہ اے خدا ہمیں شانتی دے۔اس کا مطلب ہے کہ اُس زمانے میں بھی اشانتی تھی۔ بدامنی تھی۔ویدوں میں لڑائیوں کا ذکر بھی ملتا ہے لیکن وہ لڑائیاں بُرائی کے خلاف تھیں۔راکشش بے گناہوں پر ظلم کرتے تھے۔یہ لڑائیاں اُن کے خلاف تھیں۔ بھاگوت گیتا میں ارجن کو ظلم کے خلاف قیام امن کی خاطر آمادہ کیا گیا تھا۔کوئی مذہب آپس میں دشمنی نہیں سکھاتا۔

اس کے بعد شانتی بھون بٹالہ کے چیئرمین جو سینٹ فرانسس سکول بٹالہ کے پادری بھی ہیں نے فرمایا کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم ہر سال اسی طرح ایک ساتھ ہوں اور لوگوں کو پیار کی تعلیم دیں۔آج دنیا میں امن اور بدامنی دونوں کا تعلق مذہب سے ہی ہے اور اگر ہم اگیان یعنی لاعلم رہیں گے تو آپس میں لڑتے رہیں گے۔ان سبھی جھگڑوں کی وجہ روحانی لاعلمی ہے ہمیں اس روحانی لاعلمی کو دور کرنا ہوگا۔آپ نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی پیار اور محبت کی تعلیم دی تھی اور فرمایا تھا کہ اپنے دشمنوں سے بھی پیار کرو۔آپس میں تو سبھی پیار کرتے ہیں۔

بعد ازاں گیانی مان سنگھ ہیڈ گرنتھی دربار صاحب امرتسر نے سامعین سے خطاب کیا۔آپ نے فرمایا کہ آج ہم سب اس جگہ امن کی تلاش میں آئے ہیں۔گرونانک جی نے دنیا کو یہ تعلیم دی کہ انسانیت کی بقا کیلئے آپس میں پیار کیا جائے آپ فرماتے ہیں صاحب میرا ایکو ہے۔ایکو ہے۔آپ کو سب دھرموں کے ماننے والے اپنا پیر مانتے تھے،سکھ دھرم تمام انسانوں کو پیار اور محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ساری مخلوق کو ایک ہی خدا کی اولاد بتاتا ہے اور انسانی بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ساری دنیا ایک ہی نور سے پیدا ہوئی ہے۔ ہر انسان میں خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہی نور ہے۔جو انسان دوسرے کا برا چاہتا ہے اس کا کبھی بھلا نہیں ہوسکتا۔آپ نے کہا کہ شری ہری مندر صاحب کا سنگ بنیاد ایک مسلم پیر میاں میر سے رکھوانے اور اس کے چار دروازے رکھوانا بھی مذہبی ایکتا کا ثبوت ہے۔آخر پر آپ نے جماعت احمدیہ کی اس کاوش کی تعریف کی اور بتایا کہ ایسے جلسے ہوتے رہنے چاہئیں۔اس کے بعد ایک ترانہ مکرم کے راشد احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں جناب ترلوک سنگھ باٹھ چیئرمین ضلع پریشد گورداس پور نے خطاب کیا۔آپ نے جماعت کی اس کاوش کی داد دیتے ہوئے بتایا کہ اس طرح کے جلسے ہوتے رہنے چاہئے اس سے امن اور آپسی بھائی چارے کی فضا ہموار ہوتی ہے۔انہوں نے کہا کہ آپ کی مجلس میں آکر ہمیشہ کچھ نہ کچھ لیکر جاتا ہوں۔میں کبھی مدینہ نہیں گیا مگر جب بھی میں قادیان آتا ہوں تو مجھے یہاں کا پیار بھرا ماحول مدینہ لے جاتا ہے اور میں تصور کی دنیا میں مدینے کی سیر کرنے لگتا ہوں۔موصوف نے جماعت احمدیہ کی اس کاوش کی داد دیتے ہوئے کہا کہ جماعت کا یہ اقدام قابل تعریف ہے اس سے آپسی پیار اور سدبھاونا کو بڑھاوا ملتا ہے۔بعد ازاں پادری الیاس مسیح نے سامعین سے خطاب میں عیسائیت کی محبت اور امن کی تعلیم بیان کی۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہر مذہب اپنے اپنے بتائے ہوئے امن کے قیام کے طریقوں پر عمل پیرا ہو اور سب سے پیار کیا جائے اور ساتھ ہی دوسروں کے لئے دُعا بھی کی جائے۔

اس کے بعد سوامی سروپانند نرمل پنتھ امرتسر نے اپنے خطاب میں کہا کہ انسان کو ایک دوسرے کی غلطیاں نکالنے کے بجائے ایک دوسرے کی اچھائیوں سے سبق لینا چاہئے۔اگر ہم ایک دوسرے کی برائیوں کو تلاش کرتے رہیں گے تو کبھی آپسی پیار اور محبت کی فضاء قائم نہیں ہوسکتی۔آپ نے کہا کہ مذہبی تعلیم ہمیشہ شانتی اور امن اور من کو شانتی دیتی ہے۔اس کے بعد جناب راج کمار رائے چیف کرسچن ویل فیئر ایسوسی ایشن ہوشیار پور نے خطاب کیا۔آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی یہ کوشش قابل تعریف ہے۔ ہمارا یہ بیان اُس وقت اور بابرکت ہو جائے گا جب سامعین اس آواز کو آگے لے کر جائیں گے۔ اور اس پر عمل کریں گے۔ دنیا میں ہر جگہ دکھ ہی دُکھ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دُکھی انسانیت کی خدمت کی ہمیں بھی اُن کے نقش قدم پر چلنے کی ضرورت ہے دُکھی انسانیت کی خدمت سے ہی ہم تعمیر کی راہ ہموار کرسکتے ہیں اور خدا بھی اسی سے راضی ہوگا۔

بابا سکھدیو سنگھ بیدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت بابا نانک نے کبھی کسی مذہب کی بُرائی نہیں کی بلکہ ہر مذہب کی پاک زیارت گاہوں کی کی زیارت کی اور وہاں پھیلی ہوئی برائیوں کو بنا کسی خوف کے ان لوگوں کے

سامنے رکھا۔آپ نے کہا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ قیام امن کیلئے کوشاں ہے۔آج دنیا تباہی کی طرف جارہی ہے۔آج ہمیں پیار کی ضرورت ہے۔اور یہ ہمیں ایک منچ پر اکٹھے ہوکر ہی مل سکتا ہے۔جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا ہے محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں آؤ ہم سب مل کر امن کا پیغام ساری دنیا کے ہر ملک تک پہنچادیں۔

اس کے بعد شرومنی کمیٹی کے ممبر سردار گوریندر پال سنگھ نے سامعین سے خطاب کیا۔آپ نے جماعت احمدیہ کو اس عظیم روحانی اجلاس کی مبارک باددی۔آپ نے کہا کہ سبھی مذہب آپسی پیار اور محبت کی تعلیم دیتے ہیں۔سکھ مذہب کے مطابق اللہ ایک ہے اور وہ سب کا مالک ہے۔آپ نے انسانیت کی بقا کیلئے واضح اصول بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں عورتوں کی عزت کرنی چاہئے عورت ماں ہے بیٹی ہے بہن ہے، ہر رشتے کی قدر کرنی چاہئے۔آپ نے مادر رحم میں ہی لڑکی کو ماردیئے جانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس کو روکا جانا چاہئے۔آپ نے کہا کہ شراب خوری آج نوجوان نسل کو بربادی کی طرف لے جارہی ہے۔درختوں کے بے تحاشہ کاٹے جانے سے ماحولیاتی آلودگی بڑھتی جارہی ہے ان سب کے خلاف مذہب کے رہنماؤں کو آواز اُٹھانی چاہئے۔

بعدازاں جناب گوردیپ سنگھ صاحب ایس ایس پی بٹالہ نے خطاب کیا۔آپ نے کہا کہ سبھی دھرموں کے رہنماؤں کے خیالات سننے کے بعد جو بات سامنے آئی ہے وہ یہی ہے کہ انسان کو دنیا میں ہی رہنا پڑے گا اور اسی دنیا میں رہتے ہوئے خدا کو پانا پڑے گا اور اس کا نتیجہ یہی ہے کہ انسانیت زندہ باد۔انسانیت کی بقا کے اصولوں کو اپنانا چاہئے۔آئین سٹائن نے کہا تھا کہ جو ہتھیار انسانیت کا خاتمہ کرنے کیلئے بنایا جاتا ہے اس کو بنانے کیلئے میں کبھی تیار نہیں ہوں گا۔آپ نے ملاوٹ خوری کو ایک بڑی لعنت قرار دیا اور کہا کہ یہ ہماری زندگیوں میں زہر گھول رہی ہے۔ہمیں پھر سے اُس ماحول کو قائم کرنا ہوگا جو آج سے ۱۰۰ سال قبل تھا جبکہ ماحول آلودہ نہیں تھا۔ملاوٹ خوری نہیں تھی اس کیلئے ہمیں آپسی کوآپریشن کی ضرورت ہے اور اس کے لئے دُعا ضروری چیز ہے۔

آخر پر صدر اجلاس محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطاب فرمایا: آپ نے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس چھوٹی سی کوشش میں برکت ڈال دی۔اور ہماری درخواست پر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے بھائی یہاں تشریف لائے اور تین گھنٹے سے زائد کا عرصہ بڑی ہمت اور حوصلہ سے مذہبی خیالات سنتے ہوئے گزارا۔آپ نے فرمایا کہ میں مختلف مذہب کے تمام نمائندگان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔آج کے اس پروگرام کا نچوڑ یہ ہے کہ آج دنیا کو اگر کوئی امن و شانتی دے سکتا ہے تو وہ مذہب ہے جو انسانیت کو خدا کے ساتھ ملا سکتا ہے۔اور سچی شانتی اور امن دلا سکتا ہے۔آج دنیا کو امن نہ یورپ دے سکتا ہے نہ امریکہ بلکہ رشیوں اور منیوں کی پاک تعلیمات ہی امن دلا سکتی ہیں ہم ان رشیوں کی تعلیم صرف بیان کرنے والے نہ ہوں بلکہ اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ۔

یعنی اس سے اچھی بات کیا ہوسکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آج مذہب کو صرف ایک بینر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔اگر ایک مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ صحیح معنوں میں اپنے اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل کرنے والے بن جائیں تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔فرمایا کہ آج اگر کوئی دنیا کی رہنمائی کر سکتا ہے تو وہ ہندوستان ہے یہاں پر بے شمار انبیاء کا ظہور ہوا۔آج مذہب کی طاقت کو صحیح معنوں میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔اگر اس کا غلط استعمال کیا جائے گا تو یہ ایک بارود کا ڈھیر ہے۔آپ نے بتایا کہ تمام مقررین کی بیان فرمودہ تعلیمات مشترک ہیں۔ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔آج دنیا خدا سے دور ہوچکی ہے۔حضرت مسیح موعودؑ ۱۲۰ سال قبل آئے آپنے فرمایا کہ میں بندے اور خدا کا تعلق قائم کرنے آیا ہوں اگر ایسا نہیں ہوگا تو دنیا تباہی سے دوچار ہوگی۔آپ نے جاپان میں آئی سونامی اور زلزلے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئی بیان فرمائی اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۱۰۰ سال قبل فرمایا کہ اگر تم خدا سے تعلق قائم نہیں کروگے تو بہت سی ہلاکتیں ہیں جو منہ کھولے کھڑی ہیں۔آج خدا سے تعلق قائم کرنے کی ضرورت ہے بداخلاقیوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔آخر پر محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے تمام معززین کو اسلامی لٹریچر اور سروپے عطاء کئے اور دُعا کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس موقعہ پر حاضرین جلسہ کی تعداد تقریباً اڑھائی ہزار تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے کھانے کا انتظام تھا۔الحمد للہ تمام انتظامات نہایت خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوئے۔مہمانان کرام نے جلسہ کے انتظامات کی تعریف کی۔اس موقعہ پر سابق وزیر تعلیم ترپت راجندر سنگھ باجوہ، سابق صدر میونسپل کمیٹی حکیم سورن سنگھ، نریندر کمار بھاٹیہ، ہریندر سنگھ باجوہ، بھاجپا ضلع نائب صدر چرنداس بھاٹیہ۔سیمول گل بٹالہ۔ ہریندر شاہ۔ ڈاکٹر جگبیر سنگھ۔ دھرم سوت، جگبیر سنگھ مٹھولا۔ اروندراجا۔ منجیت سنگھ سرپنچ موکل۔ پروفیسر وی کے گپتا۔ پرنسپل بیرنگ کالج بٹالہ۔ راکیش کمار۔ وریندر کھوسلہ۔ ڈاکٹر بلچرن جیت سنگھ بھاٹیہ۔ پون کمار پرھان کالی مندر۔ منموہن سنگھ اوبرائے کے علاوہ مندروں، گوردواروں کے پردھان، ممبران پنچ سرپنچ کونسلرز وغیرہ موجود تھے۔

جلسہ کے انتظامات کی تکمیل کیلئے تیاری جلسہ گاہ، تزئین اسٹیج، اسٹیج سیکرٹری، استقبال و تواضع V.I.P تواضع مہمانان، تیاری طعام، لاؤڈ اسپیکر، صفائی و آب رسانی، رپورٹنگ، حاضری و نگرانی، ریکارڈنگ برائے ایم ٹی اے۔ پریس اینڈ پبلسٹی، منادی تقسیم اشتہار، تزئین بینرز، پارکنگ وغیرہ اہم شعبہ جات پر ڈیوٹیوں کو تقسیم کیا گیا الحمد للہ کہ تمام منتظمین نے نہایت خوش اسلوبی اور جانفشانی سے اپنے اپنے مفوضہ فرائض کو سرانجام دیا۔

جلسہ سے چند روز قبل ہی علاقہ کی مختلف تنظیموں کے سربراہان، مندروں اور گوردواروں کے صدر صاحبان، ممبران پنچ سرپنچ اور کونسلر کے ساتھ ایک میٹنگ کی گئی اور انہیں جلسہ کے انعقاد کی غرض و غائت بتائی گئی اور جلسہ کیلئے مدعو کیا گیا۔اسی طرح شہر سے باہر بھی سب طرف منادی کرائی گئی اور دیگر شہروں کے معززین کو بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامہ بھیجا گیا۔

میڈیا کی کوریج: جلسہ کی کاروائی کی کوریج پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں وسیع پیمانے پر ہوئی۔ چنانچہ روزنامہ دینک جاگرن جالندھر۔ روزنامہ ہندسماچار جالندھر۔ اور روزنامہ سچ کی پٹاری بٹالہ نے اس مناسبت سے خصوصی سپلیمنٹ شائع کئے۔ اسی طرح دینک بھاسکر۔ اجیت۔ اجیت سماچار۔ سپوکس مین۔ وغیرہ نے خبریں مع رنگدار تصاویر کے شائع کیں۔ الیکٹرانک میڈیا میں پنجاب پلس۔ دوردرشن۔ پی ٹی سی نیوز۔ اور ٹائم ٹی وی نے خصوصی کوریج نشر کی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۱۹/ ۲۰ مارچ کو منعقد ہونے والی شوریٰ میں شامل ہونے والے نمائندگان نے بھی اس کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ اللہ کرے یہ جلسہ اپنے مقاصد کو پورا کرنے والا ہو اور اس کے ذریعہ معاشرہ میں امن اور بھائی چارے کی راہیں ہموار ہوں۔ آمین۔ (تنویر احمد ناصر۔ منتظم شعبہ رپورٹنگ)

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور از صفحہ 16)

اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اُس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہوسکے وہ ہم میں سے ہے۔
(ضرورت الامام صفحہ ۲۳)

حضور انور نے حکمرانوں سے اختلاف کی صورت میں آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اطاعت کو شیوہ بناؤ چاہے حبشی غلام کو تمہارا امیر بنایا جائے۔اور جو لوگ میرے بعد آئیں گے وہ میری اور میرے خلفاء، راشدین کی راہ کو اچھی طرح پکڑ لیں۔حضور نے ایک احمدی کو شرائط بیعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی اس بات پر بیعت کرتا ہے کہ وہ فسق و فجور اور بغاوت کی راہوں سے دور رہے گا۔پس احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خصوصاً دعاؤں پر زور دیں۔اور جلوسوں اور ہڑتالوں سے دور رہیں۔

حضور انور نے قرآن مجید کی آیت ۲۰۶ مع ترجمہ پیش فرمائی اور بتایا کہ یہاں حکمرانوں اور عوام کے متعلق تعلیم دی گئی ہے۔جب حکمران ظالم ہوجاتے ہیں تو مخالفین کی جائیداد، نسلوں، فصلوں، کو بے دریغ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں یہ پوری آیت حکمرانوں کو تنبیہہ کر رہی ہے۔ اسی طرح بغاوت کرنے والوں کو فساد کرنے والوں کو بھی تنبیہہ کر رہی ہے۔قرآن مجید عوام اور حکمرانوں دونوں کو حکم دیتا ہے۔حکمرانوں کو کہتا ہے کہ امیر غریب میں فرق نہ بڑھاؤ۔ جس سے بے چینی پھیل جائے کتنی بدقسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تنبیہہ کی آج اس میں مسلمان حکمران شامل ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو آنحضرتؐ کے اُسوہ اور رہنما اصولوں پر چلنے کی توفیق دے۔ حضرت عمرؓ کا نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ کس طرح عیسائی دعا کرتے تھے کہ مسلمان حکمران ہوں۔ پس اس تقویٰ کی تلاش کی ضرورت ہے جو آج مفقود ہے۔ حکمران اور عوام دونوں اگر اس اصل کو پکڑ لیں تو کامیاب ہوں گے۔ احمدی دعاؤں پر زور دیں۔آگے بھی جو حالات ہیں شاید عارضی امن کے ہوں گے۔ کیونکہ ظلم سے اقتدار پر جب قبضہ کیا جائے تو ایک مدت کے بعد ان میں بھی ظالم حکمران آجاتے ہیں۔ یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی ظالم حکمران مسلط نہ کرے۔اللہ کرے مسلمان حکمران اور عوام اپنے اپنے حقوق و ذمہ داریوں کو پہچانیں۔ آمین۔

☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

الیس اللہ بکاف عبدہ
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 14 April 2011 Issue No. 15

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

انبیاء کی تعلیم اور اسوہ سے ثابت ہے کہ دنیاوی معاملوں میں ارباب حکوت کی اطاعت کرتے تھے اور ساتھ ہی بلاخوف ان تک پیغام حق پہنچاتے تھے

احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خصوصاً دعاؤں پر زور دیں اور فساد کے طریقوں سے دور ہیں

حکومت کے خلاف مظاہرہ، توڑ پھوڑ، خلاف شریعت ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم اپریل 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ فروری کے آخر میں میں نے خطبہ جمعہ میں عالم اسلام کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے احمدی کو اس کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ہمارے پاس ذرائع اور طاقت نہیں ہے جس سے مسلمان بادشاہوں کو سمجھائیں کہ وہ اپنا بادشاہ ہونے کا حق ادا کریں۔ بہرحال میں نے یہ کہا تھا کہ احمدی دعا کریں اور دعاؤں پر خاص زور دیں کہ اللہ تعالیٰ اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو ہدایت دے اور عوام کیلئے پیغام تھا کہ وہ اپنے ملکوں کو شدت پسندوں اور غیروں کی جھولی میں نہ ڈالیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس خطبے میں میں ان ملکوں میں بسنے والے احمدیوں کو دوبارہ پیغام دیتا ہوں کہ دعاؤں پر توجہ دیں۔ اور دونوں طرف والوں کو یہ سمجھائیں کہ شدت پسندی کسی مسئلہ کا حل نہیں احمدیوں کی اکثریت نے اس بات کو سمجھ لیا اور فساد اور شدت سے عموماً کنارہ کش رہے۔ لیکن بعضوں کے ذہن میں یہ سوال آتے ہیں کہ جابر اور شدت پسند حکمرانوں کے خلاف کس حد تک ہم صبر دکھائیں اور باقی عوام کے ساتھ مل کر شدت پسندی کے ردعمل میں شامل ہونا چاہئے؟ یا حکومت کے خلاف جلوسوں میں شامل ہونا چاہئے۔ ان حالات میں ایک احمدی کا ردّعمل کیا ہونا چاہئے اس بارے میں بعض خطوط اور سوالات سے لگتا ہے کہ بعض لوگ جماعت کے نقطہ نظر کو جس کی بنیاد قرآن مجید حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پر مبنی ہے اچھی طرح سمجھ نہیں پائے اور اسے اور واضح کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں قرآن مجید کے حوالے سے بیان فرمایا کہ سب سے اوّل قرآن مجید پر غور کرنا چاہئے کہ حکمرانوں اور عوامی فسادات میں مسلمان کا کیا رویہ ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُبِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ
اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ۔
(النحل ۹۱،۱۰۰)

ترجمہ: یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

یقیناً اسے ان لوگوں پر کوئی غلبہ نہیں جو ایمان لائے ہیں اور اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔

یہ آیت ہر جمعہ میں پڑھی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بغی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں بغی اس بات کو کہتے ہیں کہ ’’حق واجب میں کمی اور حق واجب میں زیادتی کرنا‘‘ پس یہ دونوں فریقین کے لئے ہے نہ حاکم اپنے فرائض اور حقوق میں زیادتی کرے اور نہ عوام اپنے فرائض اور حقوق میں زیادتی کرے اور جو بھی کرے گا وہ خدا کے احکامات کی خلاف ورزی کر رہا ہوگا۔ فرمایا آج کل عوام شدت پسندی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اس لئے عوام کے بارے میں بات کروں گا۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی کئی احادیث حکمرانوں کی شدت زیادتیوں اور عوام کے ردعمل کے متعلق بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ بخاری کتاب الفتن کی حدیث ہے کہ تم میرے بعد ایسے کام دیکھو گے کہ تمہاری حق تلفی کی جارہی ہے اور دوسروں کو تمہارا حق دیا جارہا ہے صحابہؓ نے عرض کیا اس وقت ہم کیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا اس وقت کے حاکموں کو ان کا حق دو اور اپنا حق خدا سے طلب کرو۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ تم ان دنوں صبر سے کام لو۔ اسی طرح ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص حاکم بن جائے اس سے جھگڑا نہ کرو سوائے اس کے کہ تم اعلانیہ اس کو کفر کرتے دیکھو جس پر اللہ کی دلیل ہو۔

ان احادیث میں امراء اور حکمرانوں کی بے انصافیوں اور خلاف شرع کام کا ذکر ہے مگر پھر بھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان کے خلاف بغاوت کا حق نہیں حکومت کے خلاف مظاہرہ، توڑ پھوڑ، باغیانہ روش خلاف شریعت ہیں۔ حدیث کے ان معنوں کی بعض متشدد دین فرقے یہ تطبیق کرتے ہیں کہ اگر حاکم سے کفر ظاہر ہو تو اس سے حکمرانی چھین لینا فرض ہے۔ اس دلیل پر حکومتوں کے خلاف بغاوت جائز قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے فتاویٰ میں شدت دکھاتے ہیں۔ حدیث کے یہ معنے ہیں کہ تم نے اطاعت کرنی ہے۔ سوائے اس کے کہ کفر کی بات ہو۔ جیسا کہ احمدیہ جماعت میں یہ مثال نظر آرہی ہے۔

پاکستان میں جماعت کو مجبور کیا جارہا ہے کہ تم مسلمان نہیں سلام نہ کرو۔ قرآن نہ پڑھو۔ اس بات میں ہمارے دین کا معاملہ ہے اس لئے ہم حکمران کی بات نہیں مانتے مگر وہاں جماعت بغاوت یا توڑ پھوڑ نہیں کرتی سوائے اس بات کے احمدی دیگر تمام ملکی قانونوں کی پابندی کرتے ہیں

حضور انور نے فرمایا کہ حدیث میں جس کفر کا ذکر ہے اس سے مراد گناہ ہے۔ اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ ارباب حکومت سے حکومت کے اندر رہ کر جھگڑا نہ کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ بخاری شریف کی ایک حدیث ہے کہ جب تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اپنے ہاتھ سے اُسے روکو۔ اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اپنی زبان سے روکو۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے تو اپنے دل میں اسے برا خیال کرو۔ اور یہ کمزور ایمان ہے۔ اس حدیث سے بعض لوگ تشدد کا جواز لیتے ہیں جبکہ حضرت ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا پہلا جملہ حکمرانوں کے لئے ہے زبان سے روکنا علماء کیلئے اور عوام کے لئے دل میں برا خیال کرنا ہے یہ اس حدیث کی لطیف تشریح ہے اگر ہر کوئی روکنے لگ جائے تو فساد پیدا ہو جائے اور فساد اللہ کو پسند نہیں ہے۔

حضور انور نے انبیاء علیہم السلام کے حکومت وقت کی اطاعت کے نمونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنے ملک کے حکمرانوں کے خلاف بغاوت نہیں کی نہ ہی جلوس نکالے اور توڑ پھوڑ کی دینی معاملوں میں بے شک انہوں نے علی الاعلان اپنے عقائد کا اظہار کیا مگر دنیاوی معاملہ میں حاکم وقت کی اطاعت کی۔ حضور انور نے حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کافر حاکم کی کیبنیٹ میں تھے اور دنیاوی معاملہ میں اس کے احکام کی پابندی کرتے تھے اور یہ قرآنی تعلیم ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ قرآن مجید کی تعلیم اولی الامر منکم کی تفسیر پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قرآن کو حکم ہے اَطِیْعُوا میں اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اور اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ منکم میں داخل نہیں۔ تو یہ اُس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ منکم میں داخل ہے۔ جو ہماری مخالفت نہیں کرتا۔ وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارۃ النص کے طور پر قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے۔ اور اُس کی باتیں مان لینی چاہیئے۔ (رسالہ الانذار صفحہ ٦٩)

اگر حاکم ظالم ہو تو اُس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اُس کو بدل دے گا یا اُسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے۔ مومن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

اے مسلمانو اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقع ہو تو اس امر کو فیصلہ کے لئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور احسن تاویل ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۹۰۷)

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی اللہ اور رسول اور اپنے بادشاہوں کی تابعداری کرو۔

(شہادت القرآن صفحہ ٣٦)

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)